بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

12 شوال 1426 ہجری 15 نبوت 1384 ہش 15 نومبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO.1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO.704
BLOCK NO.43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 12 نومبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد 'ناصر' ہارٹلے پول (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور پُر نور نے ہارٹلے پول میں نئی تعمیر احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور تحریک جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنافی عمرہ وامرہ۔

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلعم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں۔

لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو

باقی صفحہ نمبر (　) پر ملاحظہ فرمائیں

مسجد 'ناصر' ہارٹلے پول (انگلینڈ) کا افتتاح اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11.11.05 بمقام ہارٹلے پول انگلینڈ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یٰبَنِیْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ (الاعراف:27)

یٰبَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (الاعراف:32)

پھر فرمایا الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہم کو توفیق عطا فرمائی کہ ملک کے اس حصہ میں ہم مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہوئے اللہ تعالیٰ جماعت کی قربانی قبول فرمائے اور جس مقصد کے لئے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے مجلس انصار اللہ یو کے کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سب کے

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

114 واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت

((3))

گزشتہ دو اقساط سے ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان تشریف آوری کے حوالہ سے مقام خلافت کا تذکرہ کر رہے تھے ہم نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ جات سے عرض کیا تھا کہ خلافت کا قیام خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور خلیفۃ اللہ زمین پر خدا کا نمائندہ ہوتا ہے اور تمام دنیا کی بھلائی اس میں ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے مامور کئے گئے روحانی خلیفہ کے آگے اپنے سرِ تسلیم کو خم کردے اور فرشتوں کی طرح کامل اطاعت و فرمانبرداری کا مظاہرہ کرے۔

آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

یعنی اس الٰہی خلافت کے ذریعہ سے:

(1) اللہ تعالیٰ دین اسلام کو طاقت و قوت اور روحانی شوکت و سطوت عطا فرمائے گا۔

(2) اور جب بھی جماعت مؤمنین پر ایام خوف آئیں گے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو امن میں تبدیل کردے گا۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلیفۃ اللہ اور خلافت کے ماننے والوں کے راستہ میں شیطان کانٹے بچھائے گا اور ان کو خوف ہراس میں مبتلا کرنے کی کوشش کرے گا۔ شدید سے شدید مخالفین اژدھا سانپوں کی طرح اپنے پھن اُٹھائے ان کو تکالیف پہنچانے پر کمربستہ ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان تمام مخالفتوں اور تکالیف اور خوف و ہراس کے ماحول کو امن میں تبدیل کردے گا۔

جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں وعدے اس کے حق میں نہایت شان سے پورے ہوئے ہیں۔ سو سال سے جماعت خلافت کے زیر سایہ نہ صرف ترقیات کی عظیم الشان منازل طے کر رہی ہے بلکہ جب بھی دشمن خوف پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ دھوئیں کی طرح فضا میں تحلیل ہو کر بے نام و نشان ہو جاتا ہے۔

سب سے پہلے 1914ء میں کچھ لوگ خلافت کو مٹانے کیلئے سامنے آئے وہ لوگ اپنی عمروں وجاہتوں اور مال و دولت اور ظاہری علوم کے اعتبار سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور جماعت میں ان کا ایک مقام بھی تھا لیکن الٰہی خلافت سے ٹکرانے کے نتیجہ میں آج وہ بے نام و نشان ہو چکے ہیں ——— جی ہاں وہی گروپ جسکو پیغامی یا لاہوری بھی کہتے ہیں۔ خلافت کا انکار کر کے اور خلافت کی مخالفت کر کے اس وقت اپنے قومی تشخص کو بھی ضائع کر چکا ہے۔

پھر 1934ء میں احراری لوگ مقابلہ پر آئے اس زمانہ میں حکومت انگریزی بھی ان کا ساتھ دے رہی تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور منارہ المسیح کو (نعوذ باللہ) اُکھاڑ کر اس کی اینٹیں دریائے بیاس میں پھینک دیں گے لیکن آج قادیان تو اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہاں سے آج بھی بڑی شان کے ساتھ دن رات احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی منادی ہو رہی ہے اور اس کا مینار بھی بڑی شان کے ساتھ دن میں پانچ وقت اذان کے ساتھ خدا کی عظمت اور اس کی شانِ کبریائی بلند کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن آج وہ احراری ذلیل و خوار ہو چکے ہیں۔ مسلمان بھی ان کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں کہ یہ صرف مفاد پرست مسلمانوں کا ایک سیاسی ٹولہ ہے جس کو مسلمانوں کے مفادات سے تو کوئی دلچسپی نہیں البتہ انہیں صرف اور صرف اپنے مفادات ہی عزیز ہیں۔

پھر 1953ء میں پاکستان بننے کے بعد سیاسی مسلم جماعتوں نے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی یہاں تک کہ قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وقت پاکستان کے سیاسی ملاؤں کو پاکستان کی فوج کے ذریعہ ہی تہس نہس کر دیا ان دنوں پاکستان میں جنرل ایوب خان نے فوجی حکومت قائم کر کے تمام سیاسی ملاؤں کو جیل کی کال کوٹھریوں میں بند کر دیا۔

پھر 1974ء میں پاکستانی سربراہ ذوالفقار علی بھٹو نے سقوطِ ڈھاکہ کے الزام سے خود کو بری کرنے کے لئے اور اپنی کرسی بچانے کے لئے مسلمانوں کی توجہ سیاسی ملاؤں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی طرف پھیر دی۔ اس کے نتیجہ میں اللہ نے اس کو اس قدر ذلیل و خوار کیا کہ پھانسی کی کوٹھری میں پہنچا دیا اور بالآخر تختۂ دار پر لٹکا دیا اور وہ قومی اسمبلی جس کے ذریعہ اس نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا اس کے ارکان چور رشوت خور اور شرابی قرار دے دیئے گئے۔

پھر 1984ء میں پاکستان کے فوجی سربراہ ضیاء الحق نے خلافت احمدیہ کے ساتھ ٹکرانے کی مذموم حرکت کی اور ایک ظالمانہ آرڈیننس جاری کر کے خلیفہ برحق اور جماعت احمدیہ پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر کے ان کے مذہبی حقوق کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اس نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے آپ کی ہجرت پر بھی روک لگانے کی کوشش کی اس نے آرڈر کر دیا کہ "مرزا ناصر احمد" کو جب بھی وہ ملک سے باہر جانے کی کوشش کریں گرفتار کر لیا جائے لیکن خدا نے اس کو بھلا دیا کہ ہجرت کرنے والے تو "مرزا طاہر احمد" ہیں چنانچہ حضور رحمہ اللہ تو بحفاظت ہجرت فرما گئے اور آپ کے ہوائی سفر کو باوجود کوشش کے روکا نہیں جاسکا لیکن ہائے عبرت کہ یہ خود جب ایک محفوظ ترین طیارہ پر ہوائی سفر کر رہا تھا تو جل کر راکھ ہو گیا۔ ایک فرعون نے حضرت موسیٰ کو پانی کے راستے سے روکا تھا اور وہ پانی میں غرق ہوا اور ایک فرعون نے اپنے وقت کے موسیٰ کو ہوائی راستہ سے روکا تو وہ ہوا میں جل کر راکھ ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ کہ تجھ پر بھی موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی طرح زمانہ آئے گا پس یہ الہام ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں نہایت صفائی سے پورا ہو گیا ہے۔

ابھی حال ہی میں پاکستان کے انتہا پسندوں نے رمضان کے مہینہ میں احمدی مسجد پر حملہ کر کے آٹھ احمدیوں کو شہید کر دیا اور اٹھارہ زخمی کر دئے لیکن ٹھیک 24 گھنٹے بعد احمدیوں کو خوف میں مبتلا کرنے والے خود ہولناک خوف کے اندر گھر گئے ایسا خوف کہ آنے والی نسلیں بھی اسے یاد کر کے عبرت حاصل کریں گی۔ خدا نے اُس مظفر آباد کی اینٹ سے اینٹ بجادی جہاں کی قومی اسمبلی نے 1973ء میں سب سے پہلے احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کا بل پاس کیا تھا اور اس کے بعد آئندہ سال 74ء میں یہی بل پاکستان کی قومی اسمبلی میں بھی پاس کیا گیا تھا اور پھر 74ء سے لیکر اب تک لگاتار 30 سال سے پاکستان میں احمدیوں کو مظالم کی چکی میں پیسنے کی مذموم کوشش جاری ہے۔

یہ بات درست ہے کہ ان مظالم کے نتیجہ میں چند احمدی شہید ہوئے ہیں اور بہت سے زخمی ہوئے، معاشرتی طور پر ان کا بائیکاٹ کیا گیا اور طرح طرح کے دکھ دینے کی کوششیں کی گئی ہیں ان کے مکانات اور دکانوں کو خدا کے نام پر لوٹا گیا ہے جلایا گیا ہے ان کے بچوں کے ساتھ سکولوں میں ناانصافی کا سلوک روا رکھا جاتا ہے نوکریوں میں امتیاز برتا جارہا ہے لیکن یہ تمام مظالم ان سوسالہ ترقیات کے مقابل پر ہیچ ہیں جن کا وعدہ خدا نے خلافت حقہ اسلامیہ کیلئے آیت قرآنی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ذریعہ دین اسلام کو طاقت و قوت نصیب کرے گا میں فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کی سوسالہ ترقیات کی ایمان افروز مثال اس خوشنما اور سرسبز پودے سے دی جاسکتی ہے جو بیج سے پھوٹ کر پہلے ایک خوبصورت ہریالی کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کے بعد ایک ایسے کمزور پودے کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو طوفانوں اور اندھیروں کا مقابلہ کرتے کرتے ایک ثمردار شجر عظیم بن جاتا ہے جس کے راحت بخش سائے کے نیچے ایک دنیا بسیرا کرتی ہے اور جس کے پھلوں سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ آج خلافت احمدیہ کی برکت سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے شجرِ عظیم کی مثال ایسی ہی ہے۔ آج سے سو سال قبل قادیان کی ایک ویران اور دُور افتادہ بستی سے اُٹھنے والی آواز جس کا اپنے گاؤں میں بھی پھیلنا مشکل تھا آج دنیا کے ایک سو اسی سے زیادہ ممالک میں پھیل چکی ہے جو دنیا میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں مصروف ہے نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج ایک دنیا کو تثلیث و شرک کی نجاست سے ہٹا کر خدائے واحد کے حضور جھکا دیا گیا ہے۔ مخلوق خدا کی بے مثال خدمات سرانجام دی جارہی ہیں دنیا میں کوئی بھی مصیبت آئے طوفان آئے زلزلہ آئے سونامی کی لہریں حملہ آور ہوں فسادات ہوں یا کسی بھی طرح کی ظلم کی آگ بھڑکے جماعت احمدیہ خلافت کے زیر سایہ مخلوق خدا کی کے کاموں میں مصروف نظر آتی ہے۔

جی ہاں وہی جماعت جس کے پاس بظاہر تو کوئی دنیوی حکومت نہیں بادشاہت نہیں کوئی ظاہر طاقت نہیں وہ آج پوری دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کئے ہوئے ہے یہ سب کیا ہے ایک دنیا اس پر حیران ہے مگر ہے یہ خلافت احمدیہ ہی کی برکت اور اس کی عظیم روحانی شان کہ اسکے نتیجہ میں باوجود شدید مخالفتوں کے جماعت عالمگیر روحانی فتوحات حاصل کر رہی ہے۔ ❁

اردو میں پتہ لکھئے اور انعامات لیجئے

ہر محلہ میں اس ماہ یوم اردو منائیں۔ مقابلہ ۹۳ کے انعام یافتہ کا نام سمیہ بانو راما اس کپاؤنڈ چترا درگہ کرناٹک ہے۔ سوال ۹۴ یہ ہے ڈاکٹر اقبال کی تاریخ پیدائش لکھیں۔ حصہ لینے کے شرائط صرف ۵۰ پیسے کے پوسٹ کارڈ پر صحیح جواب کے ساتھ ہمارا اور اپنا پتہ صرف اردو میں لکھئے یہ اعلان کس اخبار میں پڑھا۔ یہ اعلان ملک کے ۱۵۰ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جواب ملنے کی آخری تاریخ ۲۵ نومبر ہے۔ انعامات ذریں شعائیں بنگلور کی جانب سے دیے جارہے ہیں۔ اس مقابلہ کے اسپانسر اردو کاؤنسل پونا مہاراشٹرا ہیں ہمارا پتہ یہ ہے۔

خان باز بیدری اردو ملاپ سوسائٹی ہتلا شموگہ کرناٹک ۵۷۷۲۱۴

خطبہ جمعہ

ہم اسلام کے سفیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کے سفیر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس تعلیم کے سفیر ہیں جو محبتیں بکھیرنے والی ہے نہ کہ نفرت پھیلانے والی۔

اس دفعہ جلسہ پر اللہ کے جو بہت سارے فضل ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جماعت کے وسیع پیمانے پر تعارف کے سامان اللہ تعالیٰ نے خود بخود پیدا فرمائے۔

یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے ٹی وی اور اخبارات میں جماعت کا عمدہ رنگ میں تذکرہ۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی تلقین)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 5 راگست 2005ء بمطابق 5 رظہور 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿إِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ- وَإِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ- وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى- ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ- إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾- (الزمر:8)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ تم سے مستغنی ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پھر تم سب کو اپنے ربّ کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں ان اعمال سے باخبر کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور محض اور محض اس کے فضل کی وجہ سے گزشتہ دنوں اتوار کو U.K. کا جلسہ سالانہ خیریت سے ختم ہوا۔ اور باوجود اس کے کہ نئی جگہ تھی، کھلا میدان تھا، کوئی سہولت میسر نہ تھی، کیونکہ اسلام آباد میں جب جلسہ ہوا کرتا تھا تو کچھ نہ کچھ شیڈ (Shed) اور عمارتیں موجود ہیں اور کچھ حد تک ضروریات پورا کرنے کے لئے وہاں ان عمارتوں اور شیڈوں کو استعمال کیا جاتا تھا لیکن اس نئی جگہ پر جہاں جلسہ کیا گیا تمام انتظامات عارضی تھے۔ کھانا پکانے کا انتظام اسلام آباد میں تھا۔ کھلانے کا انتظام نئی جگہ پر تھا اور دس بارہ میل کا فاصلہ تھا۔ کھانا لے کر جانا، پھر چھوٹی سڑکیں، ٹریفک کی زیادتی، وقت لگتا تھا۔ پھر بعض نئے کام بھی کرنے پڑے۔ اکثر کارکنان اس لحاظ سے ناتجربہ کار تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کی دعاؤں کو سنا اور سب کی پردہ پوشی فرمائی اور یہ جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات بکھیرتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے تو یہ ایک مومن کو مزید شکر میں بڑھاتی ہے اور اس سے پھر اللہ تعالیٰ کی راہوں کے مزید دروازے کھلتے ہیں۔

غرض کہ یہ مضمون ایسا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ دنیا کی ظاہری چیزوں کے ساتھ اس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو محدود کیا ہی نہیں جاسکتا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکر کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس کے دروازے مزید کھلتے چلے جاتے ہیں۔ پس انسان کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کا شکر گزار بندہ بنتا چلا جائے کیونکہ یہ انسان ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو انسان کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس آیت میں بھی جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تو غنی ہے، بندے کو اس کی ضرورت ہے اور اس ذات کے بغیر بندے کا گزارہ ہو ہی نہیں سکتا، کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تو بندے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو ربّ العالمین ہے۔ وہ تو سب جہان کا ربّ ہے، سب کا پالنے والا ہے۔ پس اگر محتاج ہے تو بندہ خدا کا محتاج ہے۔ خدا تعالیٰ بندوں کی تعریفوں کا محتاج ہے نہ بندوں کے شکرگزار ہونے کا محتاج۔ ہاں وہ اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے، بہتری کے لئے، یہ چاہتا ہے کہ وہ ناشکری کرنے والے اور کفر کرنے والے نہ ہوں بلکہ اس کے شکرگزار ہوں۔ اور فرمایا کہ یہ شکرگزاری کے جذبات اور عمل تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں گے۔ اور پھر اسی قرب کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنو گے۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:8) یعنی اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا۔ یقیناً تم میری رضا کو اس شکر کی وجہ سے مزید حاصل کرنے والے ہو گے۔ اس لئے ہمیشہ شکرگزار بندے بنو۔ یہ نہ سمجھو کہ بڑوں کے اعمال کی وجہ سے، بزرگوں کے اعمال کی وجہ سے، ان کی نیکیوں کی وجہ سے، ان کی شکرگزاری کے جذبات کی وجہ سے جو جماعت پر فضلوں کی بارشیں ہوتی رہیں وہ اسی طرح جاری رہیں گی۔ تمہارے بزرگوں نے شکر کر لیا، تمہیں شکرگزاری کی ضرورت نہیں۔ نہیں، بلکہ فرمایا کہ تم میری رضا تب حاصل کر سکو گے جبکہ خود شکرگزار بندے بنو گے اور شکرگزاری کرتے ہوئے، میرے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے رہو گے۔ اور یہی شکرگزاری کے جذبات ہیں جو تمہیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنائیں گے۔ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہیں جائے گی۔ تمہارا شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا بشرطیکہ یہ نیک نیتی سے ہو۔ اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ وہ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ ہماری کنہ تک سے واقف ہے۔ وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ شکرگزاری کے جذبات اور پاک دل ہو کر اس کے آگے شکر کرتے ہوئے جھکنے کے عمل ہر احمدی سے ظاہر ہو رہے ہوں اور ہر احمدی میں نظر آ رہے ہوں اور ہمیشہ نظر آتے رہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ ہمارا تو جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اس بات کو احمدی خوب سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہمارے سب کام دعا سے شروع ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے نظارے نظر آتے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے۔ جلسے کے بعد مختلف ملکوں کے احمدیوں نے جلسہ کی کامیابی کی فیکسز بھیجیں۔ خطوط لکھے اور ہر ایک خط میں اور فیکس میں بلا استثناء یہ بات مشترک تھی کہ اس جلسہ کے کاموں اور پروگراموں میں گزشتہ سال کی نسبت بہتری نظر آتی تھی۔ اس طرح یہاں جلسہ پر جو لوگ شامل ہوئے

ان میں سے اکثریت کا یہی اظہار تھا، یہی تاثرات تھے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب اور برکتوں کو سمیٹنے والا تھا اور شامل ہونے والوں کو برکتیں دینے والا تھا۔ اس کامیابی میں انسانی کوششوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ وہی کاموں میں برکت ڈالتا ہے اور ان میں بہتری نظر آتی ہے ورنہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ کام بڑا اچھا کر دیا۔ حالانکہ اتنا اچھا نہیں ہوا ہوتا۔ اور بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے کہ کام میں فلاں فلاں کمی رہ گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس طرح کمی پوری فرماتا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کمی کو پورا فرمایا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے آگے جھکتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے جب ہم اپنے کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ شکر ادا کرتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور یہی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے کاموں کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس کا فضل مانگتے ہیں، اس کی مدد مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدے کے مطابق کہ اگر تم شکر گزار بندے بنو گے تو مَیں مزید برکت ڈالوں گا، برکتیں نازل فرماتا چلا جاتا ہے۔ اپنے فضلوں اور برکتوں سے ہمیں نوازتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک نئی جگہ تھی اس کی وجہ سے فکر تھی کہ بعض کمیاں اور خامیاں رہ جائیں گی لیکن کارکنوں نے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے بڑی محنت سے کام کیا ہے اور یہ بھی شکر کے مضمون کا ہی حصہ ہے کہ جو ذرائع اور وسائل اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں، جو جسمانی طاقتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائی ہیں ان سے بھرپور کام لو اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہا جائے کہ اے اللہ گزشتہ سال تو کام بڑے اچھے ہو گئے تھے ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہماری بڑی مدد فرمائی اس سال بھی ہمارے کام اچھے کر دے لیکن جہاں تک ہمارا سوال ہے ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اتنی محنت کر سکیں جتنی پہلے کرتے تھے۔ پہلے سے ہی اگر آپ نعمت سے انکاری ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے مضمون کو نہ سمجھنے والی بات ہو گی۔ شکر یہی ہے کہ اپنی جو محنتیں ہیں، جو جو استعدادیں ہیں ان کو اپنی نااہلیوں کے باوجود بھرپور طور پر بجا لایا جائے، ان کے مطابق عمل کیا جائے اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑا جائے تو یہ شکر گزاری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں جو تمام استعدادیں ہیں، جسمانی طاقتیں ہیں، وسائل ہیں، ان کو بھرپور طور پر استعمال کرنا بھی ضروری ہے اور ان کو بھرپور طور پر استعمال کرنے سے ہی شکر گزاری کا مضمون ہر ایک پر واضح ہوتا ہے۔ اور یہی مضمون ہمیں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا ہے کہ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہم تیرے شکر گزار ہیں کافی نہیں بلکہ شکر گزاری یہ ہے کہ پہلے جو اللہ تعالیٰ نے فضل کئے ہیں ان کا ذکر کرو اور آئندہ کے لئے اپنی استعدادوں کو بھرپور طور پر استعمال کرو۔ جو ظاہری وسائل ہیں ان کو استعمال کرو کیونکہ یہ شکر نعمت ہے۔ اور اس شکر نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید فضل کے دروازے کھلتے ہیں اور ان میں ظاہری کاموں کے علاوہ یہ جو مَیں نے بتایا کہ استعدادیں ہیں۔ ظاہری طور پر اپنے ہاتھ سے کام کرنے ہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارنا بھی ہے۔ نیک اعمال بجا لانا بھی ہے، دعاؤں پر زور دینا بھی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ ایک دوسرے سے تعاون اور شکر کے جذبات کو بڑھانا بھی ہے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، ان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس آج احمدی ہی ہیں جو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ نیک اعمال، اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور ایک دوسرے کے لئے شکرانے کے جذبات سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی سمیٹتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ان نیکیوں پر چلنے والے لوگ بہت ہیں۔ اور اسی لئے ہم ہر آن جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتے دیکھتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور یہ شکر کے جذبات ہر موقع پر اور خاص طور پر جلسوں پر پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس یہ اصل مضمون ہے جو کبھی کسی احمدی کو بھولنا نہیں چاہئے۔

شکرانے کے ان جذبات کی وجہ سے مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کارکنوں کی اکثریت ایسی ہے جو یہاں کے پلے بڑھے بچے اور نوجوان ہیں۔ سب نے بڑی محنت سے رات دن ایک کر کے اپنے فرائض کی ادائیگی کی۔ اور ان ملکوں میں جہاں بچوں اور نوجوانوں کی ترجیحات بالکل اور طرح کی ہیں عجیب و غریب قسم کی مصروفیات ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی مصروفیات ہیں۔ ایک احمدی بچے اور نوجوان کی ترجیح اللہ تعالیٰ کی خاطر، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے، کام کرنا اور نیک اعمال بجا لانا ہے۔ یہ لوگ دنیاوی کھیل کود کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ نہ رات دیکھتے ہیں، نہ دن۔ بعض کارکنوں کو تو مَیں نے خود دیکھا ہے کہ مختلف وقتوں میں جس طرح انہوں نے یہ تین دن، رات دن جاگ کر گزارے ہیں۔ کوئی کھیل نہیں ہو رہے، کوئی اور اس قسم کی دلچسپی کی باتیں نہیں ہو رہیں بلکہ بڑی توجہ سے، بڑی محنت سے، مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ خاموشی سے مہمانوں کی خدمت کے لئے کمربستہ ہیں۔ پھر یہ تین دن ہی نہیں بلکہ جلسے کے کاموں میں سے بعض تو چند مہینے پہلے شروع ہوتے ہیں لیکن ڈیوٹیاں ہفتہ دس دن پہلے سے شروع ہو جاتی ہیں اور کم از کم ایک ہفتہ بعد تک یہ کام چلتے ہیں۔ لیکن یہ تمام والنٹیئرز جن میں بچے بھی ہیں، نوجوان بھی ہیں، بڑی عمر کے بھی ہیں، اپنی دلچسپیوں اور اپنے کاموں کو قربان کرتے ہوئے یہاں ڈیوٹیوں کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ان سب کارکنان کا مَیں شکریہ ادا کر دیتا ہوں۔ اور سب سے بڑی جزا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یہ کارکنان جو اتنی قربانی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے آتے ہیں ان سے بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اس خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آپ کو بھی اس خدمت کی وجہ سے شکر گزار ہونا چاہئے اور شکر کرنا چاہئے۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان مہمانوں کی خدمت کی آپ کو توفیق دی اور اپنے خاص فضل سے پردہ پوشی فرمائی کیونکہ بہت سے کاموں میں کمیاں، خامیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی پردہ پوشی فرمائی اور تمام کام خیریت سے انجام کو پہنچے۔

اس پردہ پوشی کے ضمن میں یہ ذکر کر دوں کہ ایک مہمان کسی دوسرے ملک سے آئے ہوئے تھے۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ دوسری جگہ جلسہ ہونے کی وجہ سے بعض کمیاں رہ گئی ہوں گی، آپ کو تکلیف ہوئی ہو گی۔ تو ان کا یہ کہنا تھا کہ اس سے اچھا انتظام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پس اس بات کو آپ میں مزید بہتری اور شکر گزاری پیدا کرنے کا باعث بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جن انعاموں سے آپ کو نوازا ہے اس کا مزید اظہار ہونا چاہئے۔ اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس شکر گزاری کے عمل کی وجہ سے مزید فضلوں کے راستے آپ کے لئے کھولے۔

اسی طرح جلسہ سننے والوں کو بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھی شکر گزاری کے جذبات سے بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ وہ جو یہاں آ کر جلسہ میں شامل ہوئے ان کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے توفیق دی کہ آپ لوگ براہ راست یہاں آ سکے اور جلسہ سن سکے۔ جو دنیا کے مختلف ملکوں میں بیٹھ کر جلسہ سن رہے تھے کئی جگہوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ ہم بھی وہیں موجود ہیں۔ تو بہرحال جو دُور بیٹھ کر جلسہ سنتے رہے ان کو بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی انتہائی عاجزانہ قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے MTA جیسی نعمت سے ہمیں نوازا ہے جس سے دنیا کا ہر احمدی دور بیٹھے ہوئے جلسوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ پس تمام جماعت کو جلسوں کو سننے کی وجہ سے جو جلسہ کے چند دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی ہیں یا بعض نیک اعمال بجا لانے کی طرف توجہ ہوئی ہے، اس کی توفیق ملی ہے، جیسا کہ لوگ زبانی اور خطوط میں بھی اظہار کرتے ہیں، اب ہر ایک کا یہ کام ہے کہ شکرانے کے طور پر اور اس شکر گزاری کے اظہار کے طور پر ان پاک تبدیلیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں اور جب آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ان تبدیلیوں میں دوام حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور ان کو مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مزید دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس جہاں مَیں تمام مہمانوں کا ان کے بھرپور تعاون کی وجہ سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سی باتیں انہوں نے برداشت کیں اور انتظامیہ اور کارکنوں سے تعاون کیا اور انتظامیہ کو کسی Panic سے یا بعض موقعوں پر شرمندگی سے بچایا اور معمولی سہولتوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ وہاں شامل ہونے والے تمام مہمان خود بھی شکر گزاری کے جذبات سے اپنے اندر، اپنی زندگیوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان تبدیلیوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔

پھر ہم حکومت کے اس محکمہ کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ کرنے کے لئے بڑا وسیع میدان جو محفوظ بھی تھا مہیا کیا اور پھر بھرپور تعاون بھی کیا۔ شروع میں بعض سہولتوں کے انکار ہونے کی وجہ سے فکر تھی، مثلاً پانی کی سپلائی تھی، سیوریج وغیرہ کا نظام تھا، اس کے لئے گو متبادل انتظام کر لیا گیا تھا لیکن اس میں بھی بعض قباحتیں نظر آتی تھیں جو جلسہ کی انتظامیہ کے خیال میں تو اہم نہیں تھیں لیکن میرا خیال تھا کہ بعض باتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ بہرحال جن سہولتوں کو مہیا کرنے سے انتظامیہ نے پہلے انکار کیا تھا وہ ایک دن پہلے مہیا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

پھر آرمی کی جگہ ہونے کی وجہ سے مستقل سیکیورٹی کا بھی انتظام انہوں نے رکھا اور پولیس کے ساتھ مل کر اس میں بھی تعاون کیا۔ بہر حال جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی ان لوگوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے کام میں آسانی پیدا کی۔ اس میدان کی جو جگہ تھی جہاں جلسہ ہوا، اس لحاظ سے بھی فکر تھی کہ چھاؤنی کا علاقہ ہے، آرمی کا علاقہ ہے اور 7 رجولائی کے واقعہ کے بعد اس اہم علاقہ میں جلسہ کرنے سے ہمیں کہیں روک نہ دیں، اجازت کینسل نہ کردیں۔ کیونکہ عموماً معاہدوں میں یہ شق رکھی جاتی ہے کہ مالک کے پاس یہ حق محفوظ ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو عین موقع پر اپنی ضرورت کے تحت وہ جگہ دینے سے انکار کردے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان لوگوں کے دل نرم ہی رکھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آئندہ انتظامات مکمل کر کے جو نئی جگہ ہے وہاں جلسہ منعقد کرسکیں اور اس جلسہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل جماعت پر فرمایا ہے کہ جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے آئندہ جلسہ کے لئے ہمیں ایک بڑی باموقع اور بڑی جگہ بھی میسر فرما رہا ہے۔ اللہ کرے کہ کاغذی کارروائی بھی مکمل ہو جائے اور جماعت جلد اس زمین کا قبضہ بھی لے لے اور کسی قسم کی روک بیچ میں نہ آئے۔ اس انعام پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور انعام ہیں جو ہمیں مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے والے ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا کہ تمام دنیا کے احمدی جو سہولت سے اس نئی زمین کو خریدنے میں حصہ ڈال سکتے ہیں، ڈالیں۔ کیونکہ یہ جگہ عملاً تو صرف U.K. والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اس جلسے کی حیثیت چونکہ ایک عالمی جلسہ کی بن چکی ہے اس لحاظ سے پوری دنیا اس کو استعمال کر رہی ہے۔ اگر صرف U.K. کا ہی جلسہ ہو اور باہر کے لوگ اس میں شامل نہ ہوں تو U.K. کا جلسہ تو میرے خیال میں اسلام آباد میں ہی کافی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس تحریک پر احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حسب توفیق لے بھی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب وعدہ کنندگان کو ادائیگیاں کرنے کی بھی جلد توفیق عطا فرمائے۔ اس لئے ان وعدہ کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ U.K. کی جماعت کے افراد بھی اور دوسرے ملکوں میں سے صاحب حیثیت جلد ہی وعدہ کو پورا کر کے رقم ادا کرنے والے ہوں گے تاکہ جلد قیمت ادا کی جاسکے۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا اور شکر ادا کرنے والا بنائے گی اور اس طرح آپ مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر برستا دیکھیں گے۔

اس دفعہ جلسہ پر اللہ کے جو بہت سارے فضل ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی فضل ہوا، جس کے لئے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ جماعت کے تعارف کے سامان اللہ تعالیٰ نے خود بخود پیدا فرمائے۔ بعض میڈیا اور اخباروں نے اس طرح خبروں کی اشاعت کی جس سے نہ صرف جماعت کا تعارف ہوا بلکہ اسلام کا بھی نام روشن ہوا۔ اور بعض جگہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ ٹرین بم دھماکوں میں ملوث پاکستانی تھے، پاکستانیوں کا نام لیا جا رہا ہے۔ تو اس جلسہ کی وجہ سے بعض جگہ پاکستان کے نام سے یہ بھی دھبہ دھلتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔ یہاں بی بی سی نے اور میڈیا نے، مختلف ٹیلیویژن سٹیشنوں نے، اخباروں نے عموماً بڑی اچھی کوریج دی، اور پہلے سے بہتر دی۔ اسی طرح امریکہ کے ایک ٹی وی چینل نے لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب دکھائی اور ساتھ یہ خبر نشر کی کہ U.K. میں مسلمان بہت بڑی امن کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ پھر آسٹریلیا کے سرکاری چینل SBF نے جلسہ سالانہ U.K. کی جھلکیاں نشر کیں۔ کہتے ہیں کہ عموماً اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور جو خبر نشر کی اس کا عنوان تھا 'دو مسلم علماء کا اختلاف رائے' ایک احمدیہ مسلم کمیونٹی لندن میں اور دوسرا آسٹریلیا کا۔ اور آسٹریلیا والے کے بارہ میں بتایا کہ وہ شدت پسندی کے حق میں ہیں۔ اس میں بھی لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب دکھائی گئی۔ جماعت کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں "Love for all hatred for none" کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ جماعت کا ماٹو ہے۔ لندن کے جلسے کے مختلف مناظر دکھا کر بتایا گیا کہ تیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہو کر یہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔

اسی طرح سپین کے دو ٹیلیویژن چینلز نے خبر دی۔ اور انہوں نے آج تک کبھی ہماری خبر نہیں دی۔ جلسہ کے جھلکیاں دکھائیں، لوائے احمدیت لہراتا ہوا دکھایا گیا۔ اب MTA ہی نہیں بلکہ دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومتوں کے جو ٹیلی ویژن چینلز ہیں ان پر بھی لوائے احمدیت لہراتا ہوا دکھایا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ملتے ہوئے دکھایا گیا۔ ایک اور ٹیلی ویژن چینل نے جلسہ کے مناظر دکھاتے ہوئے لندن بم دھماکے کے حوالے سے یہ بتایا کہ دنیا کے سب مسلمان ایک جیسے نہیں ہوتے اور پھر نہ ہی ہر پاکستانی جماعت دہشتگرد ہے۔ یعنی پاکستان پر جو یہ الزام ہے اس کو بھی اس نے دھونے کی کوشش کی۔ آگے لکھتے ہیں کہ یہ جماعت احمدیہ ہے جو لندن میں دنیا کے ممالک سے تیس ہزار کی تعداد میں جمع ہے اور جو انہوں نے Observation دی ہے اس کے نیچے بیان کرتے ہیں کہ دیکھیں کتنا پیارا ماحول ہے۔ تو دیکھیں آج کی دنیا کو بھی نظر آ رہا ہے کہ اسلام کی صحیح علمبردار اگر کوئی جماعت ہے تو یہی جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت ہے، جو اسلام کا صحیح نام دنیا میں پھیلانے والی جماعت ہے۔ پاکستان میں حکومت ہمیں غیر مسلم کہتی ہے اور دنیا ہمیں پاکستان کے سفیر کے نام سے پکار رہی ہے۔

ابھی جب میں جمعہ کے لئے آ رہا تھا تو خبر آئی کہ پاکستان میں دشمنی کا یہ حال ہے کہ ربوہ میں ہمارے جو دو پریس ہیں نصرت آرٹ پریس اور ضیاء الاسلام پریس، پولیس ان کو سیل کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی اور شاید الفضل کو بھی بند کر دیں۔ ایک طرف تو دنیا یہ سمجھتی ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کا صحیح نقشہ پیش کر رہی ہے۔ دوسری طرف یہ لوگ جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، روکیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ چاہے جتنی مرضی روکیں ڈال لیں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک دو پریس بند کرنے سے جماعت احمدیہ کی ترقیات کو تو نہیں روک سکتے۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہے کہ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اس کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں۔

اصل میں ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اس کے پیارے نبی ﷺ پر مکمل اور کامل ایمان لانے والے ہیں، آپؐ پر اتری ہوئی شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل لوگ کسی ایک ملک کے سفیر نہیں ہیں، پاکستان کے سفیر ہونے یا کسی خاص ملک کا سفیر ہونے کا سوال نہیں ہے بلکہ ہم اسلام کے سفیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کے سفیر ہیں جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اور اس تعلیم کے سفیر ہیں جو محبتیں بکھیرنے والی ہے نہ کہ نفرت پھیلانے والی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر کے جذبات سے لبریز رکھتے ہوئے ہمیشہ اس تعلیم پر عمل کرنے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھتے رہیں۔ اور پھر اس کے ان فضلوں کو دیکھتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے سجدات شکر بجا لانے والے ہوں۔

جس دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہو رہا تھا یعنی جلسہ کے دوسرے دن، اس دن اللہ تعالیٰ نے بارش بھیج کر یہ بتایا تھا کہ جس طرح تم اس بارش کے قطرے نہیں گن سکتے اور یہ جو جھڑی لگی ہوئی ہے اس کے قطروں کو نہیں گن سکتے اسی طرح میرے پیارے مسیح کی جماعت پر میرے افضال کی جو بارش ہو رہی ہے اس کو بھی تم گن نہیں سکتے۔ پس تمہارا کام ہے کہ ان فضلوں کی بارش کے ساتھ اپنے دلوں کو مزید شکر گزاری کے جذبات سے لبریز کرتے چلے جاؤ، اپنے آپ کو مزید شکر گزار بندہ بناتے چلے جاؤ۔

عموماً تیز بارش میں MTA کا رابطہ بھی متاثر ہوتا ہے لیکن جب میری تقریر کے دوران تیز بارش ہوئی ہے تو رابطہ تقریباً مسلسل قائم رہا ہے اور شاید ایک آدھ منٹ کے علاوہ جو میری تقریر سے پہلے ہو چکا تھا اور کوئی ایسی خاص روک نہیں آئی۔ اس بارش کی وجہ سے جو لندن میں بھی ہو رہی تھی انتظامیہ کو بڑی فکر ہو رہی تھی کیونکہ بعض دفعہ Link نہیں رہتا۔ بلکہ جس کمپنی کے ذریعہ سے جلسہ گاہ سے آگے سگنل بھجوانے کا کام تھا اس کے جو نمائندے وہاں موجود تھے، انگریز تھے، اس نے کہا کہ ایسی بارش میں عموماً رابطے متاثر ہوتے ہیں، اس طرح Link نہیں رہتا لیکن لگتا ہے تمہارا خدا سے کوئی خاص تعلق ہے جو اس کام کو سنبھالے ہوئے ہے۔ تو یقیناً اس نے سچ کہا ہے۔ ہمارے کام تو ہمارا خدا ہی کرتا ہے اور پھر ہماری عاجزانہ کوششوں سے بے انتہا پھل ہمیں عطا فرماتا ہے۔

پھر پولیس اور آرمی کے افسران جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے انہوں نے بہت تعاون کیا ہے۔ وہ بھی بڑے خوش ہیں اور حیران ہیں کہ وہ ان حالات کی وجہ سے جو آج کل تھے۔ ان کا جس طرح خیال تھا، پریشانی بھی تھی ان کو کہ پتہ نہیں کس قسم کی مشکل ڈیوٹی ہوگی جو ہمیں دینی پڑے گی۔ وہ لوگ بھی بڑے حیران تھے کہ یہ تو سارے کام خود ہی کر رہے ہیں اور اتنے پر امن ہیں اور محبت بکھیرنے والے ہیں، ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ بلکہ بعض نے تو یہ اظہار کیا کہ آئندہ سال کے لئے ہماری ابھی سے اپنے ساتھ ڈیوٹی لگوالو۔ کہتے ہیں کہ ایسی آسانی ڈیوٹی تو ہم نے زندگی بھر کبھی نہیں کی۔

پس یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ اس شکر کے مضمون کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کو چاہئے کہ شکر گزار بندہ بنا رہے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس شکر گزاری کے نتیجہ میں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے۔ آمین۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

مساجد میں ڈال دیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ آپ نے سو مساجد کے لئے کہیں سے حصہ نہیں لینا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ سو مساجد کے چندہ کی وصولی کے لئے ذیلی تنظیموں کی کمیٹی بنائیں۔سب صدران کمیٹی کے ممبران ہوں۔حضور انور نے فرمایا **جب ذیلی تنظیمیں چندہ مسجد وصول کریں** تو خدام، انصار سے پوچھ لیں کہ چندہ عام ادا کردیا ہوا ہے یا نہیں؟ چندہ عام میں اگر کوئی بقایا وغیرہ بھی ہو تو خدام، انصار بتا سکتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا چندہ مسجد کی رسید کاٹتے ہوئے اس پر نوٹ دے دیا جائے کہ اس کا چندہ عام کا بقایا ہے۔کیا مسجد کا چندہ، چندہ عام میں ڈال دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو **چندہ عام شرح کے مطابق نہیں دے رہے ان سے کسی تحریک میں چندہ وصول نہیں کرنا۔**

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری مال کو ہدایت فرمائی کہ جماعتوں میں آپ کے سیکرٹریان مال اتنے فعال ہونے چاہئیں کہ آپ کو فوری اطلاع دیں کہ مساجد کے چندہ کی وصولی کی وجہ سے فلاں جگہ چندہ عام متاثر ہو رہا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسجد کے لئے دے رہے ہیں تو آپ امیر صاحب سے بات کریں اور پھر ایسے لوگوں کا چندہ مسجد، چندہ عام میں ڈالیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چندہ عام میں کمی ہوئی ہے تو سیکرٹریان مال کا قصور ہے۔تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے گہرائی میں جاکر دیکھا کریں۔حضور انور نے فرمایا **سیکرٹریان مال کے نظام کو فعال کریں تو یہ** کمزوری نہیں آسکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ نے مساجد کے لئے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کریں۔فرمایا: یہ بجٹ نہیں ہے، یہ آپ کا وعدہ ہے۔حضور انور نے فرمایا۔میرے نزدیک سیکرٹری مال کا نظام فعال ہو جائے تو ان کا چندہ عام حاصل ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ایک کو بتایا جائے کہ چندہ عام تم نے ادا کرنا ہے۔یہ جو چندہ تم دے رہے ہو یہ چندہ مسجد ہے۔پہلے عام ادا کرو پھر سو مساجد کا دو۔حضور انور نے فرمایا **جو چندہ عام کے بقایا دار ہیں اُن سے ذیلی تنظیموں کا چندہ نہیں لینا۔**

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ موصیان کی تعداد بڑھائیں آپ کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔تربیت بھی ہو جائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا وصیت میں مردوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **کتب کے تراجم** کا بھی جائزہ لیا۔حضور انور کو بتایا گیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ کتب کا ترجمہ شروع ہو چکا ہے۔حضور انور نے فرمایا۔یہ سب کتابیں آئندہ سال جلسہ سے قبل شائع ہو جائیں۔یہ آپ کا ٹارگٹ ہے۔حضور انور نے فرمایا کتاب ''شرائط بیعت'' کا ترجمہ بھی جلد مکمل کروائیں۔حضور انور نے فرمایا کتاب Islam's Response کا ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔

حضور انور نے **شعبہ امور عامہ** کو ہدایت فرمائی کہ آپ نے قضاء کے معاملات میں دخل نہیں دینا بلکہ جو آپ کے معاملے ہیں ان کو نپٹائیں۔حضور انور نے فرمایا جب تربیت کا اثر ہوگا تو قانونی چارہ جوئی کا رجحان نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ **جرمنی میں جامعہ کا قیام** ''خلافت جوبلی'' کی سکیم میں شامل کریں۔فرمایا: اب اس بارہ میں پلاننگ کرنا شروع کردیں۔UK میں جامعہ شروع ہو رہا ہے اس کو بھی دیکھیں اور اس بارہ میں جائزہ لینا شروع کریں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ **لجنہ کا جماعت کے ماہانہ اجلاسوں میں شامل ہونا ضروری نہیں ہے۔** وہ اپنے علیحدہ ماہانہ اجلاس کرتی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خاص مواقع ہیں جیسے جلسہ سالانہ، جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام، یوم مصلح موعودؓ، یوم خلافت، سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے ہیں ان میں لجنہ بھی شامل ہو۔یا اس کے علاوہ کوئی خاص موقع ہے، خاص اجلاس ہو رہا ہے۔مرکز سے نمائندہ نے آنا ہے، امیر ملک یا مبلغ انچارج نے آنا ہے تو پردہ کی رعایت کے ساتھ لجنہ کو ایسے خاص اجلاسوں میں بلایا جاسکتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ مسلسل تین گھنٹے جاری رہی۔سوا تین بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ہمبرگ ریجن کی مختلف جماعتوں سے بیس خاندانوں کے ۹۱ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز پانچ صد کلومیٹر فاصلہ طے کر کے فرنکفرٹ سے پہنچیں تھیں۔ملاقاتوں کا پروگرام چھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد مبلغین سلسلہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔الکوحل فری بیئر کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب تک کوئی فیصلہ نہیں آجاتا اس وقت تک تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے قریب نہ جایا جائے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس بارہ میں تفصیلی طور پر لکھ کر مرکز کو فتویٰ کے لئے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **تبلیغ ڈے، Mosque Day اور عید ملن پروگرام** کے بارہ میں اصولی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسا انتظام ہونا چاہئے **کہ مردوں کا حصہ علیحدہ ہو اور عورتوں کا حصہ علیحدہ۔** لجنہ کا اپنا علیحدہ حصہ ہونا چاہئے۔جب مہمان آئیں تو ان کو بتادیا جائے کہ یہ ہماری روایات ہیں۔خواتین کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص ہے۔ہماری خواہش ہے کہ آپ کی عورتیں، عورتوں کی طرف جائیں۔آگے آپ کی Choice ہے۔اگر وہ اپنی روایات برقرار رکھتے ہیں تو ہم کو بھی اپنی روایات برقرار رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہ سب ایسے پروگرام جن میں مرد و خواتین مہمان آرہے ہیں مردوں کی طرف سے ہونے چاہئیں۔فرمایا۔جب آپ آنے والی مہمان خواتین کو کہیں گے کہ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے تو یہ بات ان لوگوں کو Attract کرے گی کہ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

تبلیغی سٹال اور اس طرح کے مواقع پر خواتین کے کام کرنے کے بارہ میں فرمایا کہ اگر خواتین نے کام کرنا ہے تو اپنے پورے لباس میں ہوں اور پردہ میں ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مغربی لوگ کھلا دل رکھتے ہیں اور دوسروں کی روایات کا احترام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **انٹرنیٹ کی برائی** کے بارہ میں اب مختلف اطراف سے آوازیں اٹھ رہی ہیں۔اب دنیا نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اس کے نقصانات بہت ہیں۔گھر اجڑ رہے ہیں، بچے تباہ ہو رہے ہیں، گھروں میں کرپشن پیدا ہوگئی ہے۔حضور انور نے فرمایا انٹرنیٹ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔فرمایا جماعت کی ویب سائیٹ پر جو غلط باتیں ہیں ان کو ختم کریں۔فرمایا انٹرنیٹ کے نقصانات پر مضامین لکھے جائیں۔جن لڑکوں اور لڑکیوں کو انٹرنیٹ کی وجہ سے چوٹیں لگی ہوئی ہیں ان سے مضامین لکھوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام **مبلغین کو ہدایت** فرمائی کہ پہلے تین ماہ کی روزانہ کی ڈائری لکھیں۔ہر ماہ کی روزانہ کی ڈائری مجھے بھجوائیں کہ صبح تہجد کے وقت اٹھنے سے لے کر رات کے سونے تک جو کام کیا ہے وہ لکھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کو ایک ہفتہ بعد پتہ چل جائے گا کہ کتنا وقت ہے جو آپ بچا سکتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا جو چاک آؤٹ پروگرام بن گیا، اس کے علاوہ بھی بہت کام ہیں نئے راستے تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے ریجن کی تمام جماعتوں کے دورے کریں اور رابطے کریں اور لوگوں سے رابطے کریں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر آپ بعض گھروں میں جائیں گے اور بعض میں نہیں جائیں گے تو لوگ اعتراض کریں گے، بدظنی کریں گے کہ ہمارے گھر میں نہیں آئے۔اس لئے ہر گھر میں جائیں تاکہ کسی کو اعتراض کا موقع پیدا نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترکی زبان جاننے والے مبلغین کو فرمایا کہ ترکوں کے ماحول کا آپ کو پتہ ہے ان میں کام کریں۔

جرمنوں میں تبلیغ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب ایک دم بریک تھرو (Break Through) ہونا ہے۔ان کے کانوں میں آواز پڑتی رہنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا **نومبائعین کی تربیت** کا ہر جگہ جائزہ لینا چاہئے کہ کتنے افراد نے بیعت کی تھی۔ان نومبائعین کے ساتھ کس کس کا رابطہ رہا۔اگر ان نومبائعین نے نقل مکانی کی ہے تو کہاں گئے ہیں۔فرمایا نومبائعین سے رابطہ ایک کا کام نہیں پوری ٹیم کو Involve ہونا پڑے گا۔

حضور انور نے **بلغاریہ کے مبلغین** سے فرمایا کہ بلغاریہ میں رہنے والے پاکستانیوں کا ایسا ماحول پیدا ہوگیا ہے اُن میں یہ احساس پیدا ہوگیا ہے کہ ہم نے اردو زبان سیکھنی ہے۔آپس میں تعلق کا احساس ہے کہ ہم ایک جسم ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بلغاریہ میں جو ایک دفعہ ماحول پیدا کردیا ہے اس کو اب قائم رکھنا ہے۔انہیں مزید بتائیں، مزید اردو زبان سکھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **جرمنی کے مبلغین** کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرا اپنا احساس ہے جس طرح اس ملک میں احمدیت کا تعارف کروانا چاہئے ویسے نہیں ہوا۔دوسرے مسلمان زیادہ اثر انداز ہیں۔حضور انور نے فرمایا مبلغین اس بارہ میں سوچیں اور کام کے راستے نکالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے سپرد ممالک آذربائیجان، جبرالٹر کے ممالک میں دوبارہ دورہ پر جانے کی ہدایات فرمائیں۔مراکش کے بارہ میں بھی ہدایت فرمائی کہ وہاں کا دورہ بھی کیا جائے۔اسی طرح ترکی میں بھی کسی کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **MTA کے پروگراموں کے بارہ میں** فرمایا کہ پروگراموں میں جدت پیدا کریں۔ڈاکومینٹری پروگرام بھی بنا کر بھجوائیں۔

مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سوا آٹھ بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع افراد قافلہ ہمبرگ کے مشہور پارک Planten Un Blumen کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔یہ پارک ہمبرگ شہر کے سنٹر کے قریب واقع ہے۔یہ ایک بہت بڑی سیرگاہ ہے جس میں مختلف پارک بنائے گئے ہیں۔اس پارک کی ایک خاص چیز رنگین فوارے ہیں۔ہر سال مارچ سے اکتوبر تک یہ فوارے شام کو چلائے جاتے ہیں اور پانی موسیقی کے ساتھ فواروں سے باہر آتا ہے اور بہت خوبصورت ڈیزائنوں میں رنگارنگ کی روشنیوں کے ساتھ بلند ہوتا ہے۔اور پانی کے مختلف اطراف میں بلند ہونے سے رنگ برنگے مناظر بنتے ہیں۔یہ پروگرام روزانہ شام نصف گھنٹہ کا ہوتا ہے۔اس پروگرام کو دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

خدام کے ایک گروپ نے یہاں پہلے سے پہنچ کر ایک جگہ ریزرو کی ہوئی تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ پروگرام دیکھا۔یہاں سے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس روانہ ہوئے اور بیت الرشید جاتے ہوئے راستہ میں کچھ دیر کے لئے مسجد فضل عمر ہمبرگ تشریف لے گئے۔اس مسجد کی تعمیر ۱۹۵۷ء میں ہوئی تھی۔حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور صدر جماعت اور مبلغ سلسلہ ہمبرگ سے دریافت فرمایا کہ کتنے افراد اس میں نماز ادا کرسکتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس اور مبلغ سلسلہ کی رہائش کا بھی معائنہ فرمایا۔اس موقع پر حلقہ مسجد فضل عمر کے احباب جماعت مرد، خواتین اور بچے حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔اس مسجد کی تعمیر کے لئے جن احباب نے مالی قربانیاں پیش کی تھیں ان کے اسماء پر مشتمل فہرست مشن کی دیوار پر آویزاں ہے۔حضور انور نے کچھ دیر کے لئے اس فہرست کو دیکھا۔بعد ازاں حضور انور کچھ وقت کے لئے مسجد کے پچھلے بیرونی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔یہاں سے ساڑھے دس بجے

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

حضور انور بیت الرشید کے لئے روانہ ہوئے۔ اور پونے گیارہ بجے بیت الرشید پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5 ستمبر 2005ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں

پونے گیارہ بجے فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت Hamburg کے علاوہ جماعت Nieder Sachsen، Sachsen، Hessen Nord، Schleswig، Frankfurt، Westfalken، Bramdenburg اور جماعت Hessen Sud کے ۴۸ خاندانوں کے ۱۹۶ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تفریحی پروگرام

آج پروگرام کے مطابق بعد از سہ پہر ایک تفریحی پروگرام کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تفریحی پروگرام کے لئے روانگی ہوئی۔

سرکاری طور پر ہمبرگ شہر کو علاقائی تقسیم کے لحاظ سے سو سے زائد حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقامی جماعت نے Rissen کے علاقہ میں ایک سیر گاہ کو اس پکنک کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس پارک کا نام Kiesgrube ہے جو کہ نہایت خوبصورت جگہ ہے۔ یہاں ہمبرگ کے سمندر Elbe سے ایک چھوٹی ندی کی صورت میں پانی لا کر ایک چھوٹی جھیل بھی بنائی گئی ہے اور سمندری جہاز رانی کی بعض کمپنیوں کے دفاتر بھی موجود ہیں۔ چاروں طرف سرسبز درختوں کی وجہ سے بظاہر یہ ایک چھوٹا سا جنگل نظر آتا ہے۔

اس تفریحی پروگرام میں جرمنی کے تمام مبلغین، ان کی فیملیز، بعض مرکزی مہمان اور جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے بعض ممبران اور ہمبرگ کی لوکل امارت کے بعض عہدیدار شامل تھے۔ لجنہ کی بعض عہدیدار بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔

اس پکنک اور Grill پارٹی (باربی کیو) کی تیاری کے لئے صبح سے ہی خدام الاحمدیہ اور ضیافت کی ٹیمیں یہاں پہنچیں اور مختلف امور سر انجام دیئے۔ عام طور پر اس پارک کے اندر گاڑیاں لے جانے کی اجازت نہیں ہے مگر مقامی انتظامیہ نے حضور انور کی گاڑی کے لئے خاص طور پر اندر جانے کے لئے دروازہ کھول دیا۔ یہ پارک بیت الرشید سے قریباً ۱۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس پارک میں کرکٹ کھیلنے کے لئے ایک عارضی Pich بھی تیار کی گئی تھی اسی طرح والی بال اور بیڈ منٹن کھیلنے کے لئے Net بھی لگائے گئے تھے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے خدام کے ساتھ کرکٹ اور بیڈ منٹن کھیلی۔ کرکٹ میں حضور انور نے بیٹنگ بھی کی اور باؤلنگ بھی کروائی۔ بعض مبلغین، ان کے بچوں اور بعض دوسرے احباب نے بھی حضور انور کو باؤلنگ کروائی۔ آج کا دن اس تفریحی پروگرام میں شامل ہونے والے سبھی احباب کے لئے انتہائی خوشی و مسرت کا دن تھا۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور پیارے آقا کے قرب کے حصول پر خوش تھا۔

اس پارک میں Grill کے ارد گرد کھانے کی میزیں وغیرہ مستقل طور پر انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی تھیں۔ کھیل سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سبھی خدام کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Grill کے پاس تشریف لائے اور یہاں باربی کیو (Bar Be Que) کی تیاری میں مصروف خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا لجنہ کے حصہ میں ہمہ وقت موجود رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا نہ صرف شرف زیارت حاصل کیا بلکہ بڑی تعداد میں تصاویر بھی بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان فیملیز سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعد ازاں ایک ہلکی پھلکی مزاح کی مجلس ہوئی جس میں لطائف کے ساتھ ساتھ مزاحیہ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعض دعائیہ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مبلغین اور انکے بچوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ شعبہ ضیافت اور MTA کے کارکنان نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر پونے آٹھ بجے واپس بیت الرشید کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرشید پہنچے اور کچھ ہی دیر بعد مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج جرمنی میں قیام کا آخری دن تھا۔

6 ستمبر 2005ء بروز منگل:

جرمنی سے ڈنمارک کے لئے روانگی۔

ڈنمارک میں حضور انور ایدہ اللہ کا ورود مسعود

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ سے کوپن ہیگن (Copenhagen) ڈنمارک کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت الرشید میں جمع ہونی شروع ہو گئی تھی۔

دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل روانگی کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سبھی احباب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ بیت الرشید، ہمبرگ سے ڈنمارک کے لئے روانہ ہوا۔

ہمبرگ سے کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا فاصلہ ۴۵۰ کلومیٹر ہے۔ ہمبرگ سے براستہ Keil ڈنمارک کے بارڈر کی طرف سفر شروع ہوا۔ گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Flensberg کے مقام پر جرمنی، ڈنمارک کا بارڈر کراس کیا اور ڈنمارک کی حدود میں داخل ہوئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار ڈنمارک کی سرزمین پر پڑے۔ بارڈر سے چند کلومیٹر آگے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم عبد الباسط صاحب امیر جماعت ڈنمارک، مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک نے مجلس عاملہ کے چند ممبران اور خدام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ یہ احباب کوپن ہیگن سے ۲۹۰ کلومیٹر کا سفر طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ یہاں کی حکومت کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکیورٹی کے لئے دو پولیس گارڈ مہیا کئے ہیں جو ڈنمارک کے پورے دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ رہیں گے۔ یہ دونوں پولیس گارڈ بھی اپنی سپیشل گاڑی میں کوپن ہیگن سے ۲۹۰ کلومیٹر کا سفر طے کر کے بارڈر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کرنے کے لئے آئے تھے۔

ہمبرگ جرمنی سے یہاں ڈنمارک کے بارڈر تک مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج، نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی، لوکل امیر ہمبرگ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی خدام کی ایک ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے یہاں سے پروگرام کے مطابق واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ڈنمارک سے استقبال کے لئے آنے والے وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

گیارہ بجکر ۴۰ منٹ پر یہاں سے کوپن ہیگن کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی کار حضور انور کی کار کے آگے تھی۔ دوران سفر سوا ایک بجے کے قریب راستہ میں Kundborg کے علاقہ میں Storebelt کے مقام پر رُکے۔ یہاں سمندر کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں سے دو بجے آگے روانگی ہوئی۔ یہاں سے روانہ ہوتے ہی اُس پل پر سے گزرے جو سمندر پر تعمیر کیا گیا ہے اور یہ دنیا میں دوسرا لمباترین پُل ہے۔ اس کی لمبائی ۲۸ کلومیٹر ہے اور یہ سارا سمندر پر تعمیر ہوا ہے۔ دنیا کا سب سے لمباترین پُل جاپان میں ہے جس کی لمبائی ۲۹ کلومیٹر ہے۔

تین بجکر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں ہوا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچیوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ان استقبالیہ لمحات کی فلم بندی اور رپورٹنگ کے لئے ملکی میڈیا بھی موجود تھا۔

اس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب ڈنمارک نے ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ مسجد کے بالمقابل گیسٹ ہاؤس کے بیرونی لان میں مارکی لگا کر لجنہ کیلئے انتظام کیا گیا تھا۔ خواتین نے نعرے لگاتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف زیارت حاصل کیا۔ ڈنمارک جماعت کے بہت سے مرد و خواتین، بچے بوڑھے ایسے ہیں جنہوں نے پہلی دفعہ حضور انور کا دیدار کیا ہے۔ آج کا دن جماعت ڈنمارک کے لئے بہت بابرکت اور خوشی و مسرّت کا دن ہے۔ حضور انور کے مبارک قدم پہلی مرتبہ اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اللہ یہ سعادت اس جماعت کے لئے مبارک فرمائے۔

TV اور اخباری نمائندوں سے انٹرویو

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے آئے۔ جہاں ملکی نیشنل ٹی وی "TV 2" کے نمائندہ اور نیشنل اخبار "Jyllands Posten" کے نمائندہ نے حضور انور سے انٹرویو کیا۔

ڈنمارک آمد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سویڈن میں سیکنڈے نیوین ممالک کی کانفرنس ہو رہی ہے وہاں جاتے ہوئے راستہ میں یہاں ٹھہرا ہوں۔ یہاں اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں گا اور جائزہ لوں گا کہ وہ کس طرح رہ رہے ہیں۔ احمدی لوگ قانون کے پابند ہیں۔ یہاں دوران قیام جمعہ بھی ادا کیا جائے گا اور نمازیں ادا کی جائیں گی۔ جماعت کے ممبران سے باتیں ہوں گی اور ان کا روحانی معیار بلند ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ جو بھی قرآن کریم کی تعلیمات ہیں ہم ان پر عمل پیرا ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی مخلوق سے، بنی نوع انسان سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم امن و سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمارے اور دوسروں کے درمیان جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا تھا کہ چودھویں صدی میں مسیح و مہدی آئے گا۔ جب بھی آئے اس کو قبول کرو۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ شخص آچکا ہے۔ باقی مسلمان اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر مذہب اپنے اپنے ہاں کسی مصلح کا منتظر ہے۔ عیسائی بھی مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ دوسرے مذاہب بھی اپنے ہاں کسی ریفارمر کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب کہ ہمارے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہم اس کو قبول کر چکے ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ شریعت یہ بتاتی ہے کہ ایک خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عبادت کرو، قانون کی پابندی کرو، ایک دوسرے سے محبت سے پیش آؤ، مخلوقِ خدا سے محبت کرو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے قرآن کریم نے ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ (بقرہ: 257) کا اعلان کیا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام ہرگز تلوار کے ذریعہ یا بزور طاقت نہیں پھیلا۔ ہم اس بات پر نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ عمل کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کے دل جیتتے ہیں اور محبت سے جیتتے ہیں۔ ہمارا سلوگن ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرویو لینے والے کو فرمایا کہ ایک دن تمہارا دل بھی جیتیں گے، صرف تمہارا نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کا بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم ہر شخص کا دل محبت سے جیتیں گے۔ یہ ہمارا اصل مقصد ہے۔ اگر چہ ہماری پراگرس زیادہ نہیں۔ چند سال قبل ہماری جماعت پچاس ملکوں میں تھی اب ۱۸۰ سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور تعداد میں بہت بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن ہم اکثریت میں ہوں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ڈنمارک میں میرا یہ پہلا وزٹ ہے مَیں زیادہ نہیں جانتا۔ بس میرا پیغام یہ ہے کہ خدا کے قریب آئیں اس کے سامنے جھکیں، یہی تمام مسائل کا حل ہے اور آپ اپنی ذمہ داری ادا کر سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصل تعلیم پر لازمی عمل کریں۔ اگر حضرت مسیحؑ کی اصل تعلیمات پر عمل کریں تو پھر ہر ایک سے محبت و پیار

کریں گے۔اگرچہ ڈنمارک میں پہلے ہی امن ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔میں نہیں جانتا کہ کب ہماری جماعت بڑی تعداد میں ہوگی۔لیکن نبی کریم ﷺ نے جو پیشگوئیاں کی تھیں وہ سب سچی نکلیں۔انشاء اللہ یہ بات بھی سچ نکلے گی کہ ہم دل جیت کر کثرت میں ہوں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریس کے نمائندگان کو کہا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہی پریس میں آئے۔اپنے الفاظ میں اس میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔

قریباً پندرہ بیس منٹ کے اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مسجد نصرت جہاں سے ملحقہ مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں ہے۔ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کا معائنہ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے فرمایا کہ مسجد کی بیرونی چھت کو صاف کیا جائے اور جو اس کا اپنا رنگ ہے وہ کروایا جائے۔

مسجد نصرت جہاں کی چھت گنبد نما ہے اور گول ہے۔ اس کی تعمیر اور چھت کے بیرونی حصہ کی تبدیلی کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور دریافت فرمائے۔مسجد کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے اور لجنہ مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ نغمات پیش کئے۔حضور انور قریباً بیس منٹ کے لئے یہاں تشریف فرما رہے۔اس دوران بچیاں نظمیں پڑھتی رہیں اور خواتین شرف زیارت سے فیض یاب ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔بعدازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔جماعت کوپن ہیگن کی ۳۲ فیملیز کے ۹۱ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل ٹی وی پر حضور انور کا انٹرویو

ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی (TV2) کے نمائندہ نے حضور انور کا جو انٹرویو لیا تھا وہ شام سات بجے کی نیشنل نیوز میں نشر کیا گیا۔خبر کا عنوان تھا The Khalifa has Landed ۔ خبروں میں بتایا گیا کہ آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ ڈنمارک پہنچے ہیں۔یہ جو خلیفہ ہیں ان کا دوسرے مسلمانوں سے بعض امور میں اختلاف ہے۔خلیفہ نے ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد کا وزٹ کیا۔خبروں میں حضور انور کی تصویر دکھائی گئی۔ حضور انور کا قافلہ مسجد پہنچتے ہوئے دکھایا گیا۔احباب جماعت کے استقبال کے مناظر اور بچیوں کو خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمات پڑھتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔پرچم کشائی کی تقریب بھی دکھائی گئی۔مسجد نصرت جہاں کی آغاز کی وہ پرانی تصاویر دکھائی گئیں جن میں یہ مسجد زیر تعمیر ہے اور ابھی بن رہی ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی دکھائی گئیں اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ عیسائیوں کے لئے پوپ کا جو مقام ہے اسی طرح احمدیوں کے لئے خلیفہ کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے بعض حصے دکھائے گئے جن میں حضور انور نے امن کا پیغام دیا تھا اور بنی نوع انسان اور مخلوق خدا سے محبت کی تعلیم دی تھی۔یہ بھی بتایا گیا کہ احمدی حضرات، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں جب کہ دوسرے مسلمان نہیں مانتے۔

جماعت کی ترقی کے بارہ میں حضور انور کے انٹرویو کے حوالہ سے بتایا گیا کہ چند سال قبل یہ جماعت پچاس ممالک تک پھیلی تھی اب ۱۸۰ سے زائد ممالک میں اس جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

خدام، انصار اور لجنہ کے Comments دکھائے گئے کہ آج کا دن ہمارے لئے خوشی ومسرت کا دن ہے اور بہت بڑا دن ہے۔ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضور انور ہمارے ہاں آئے ہیں۔خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئندہ پروگراموں کے بارہ میں بھی بتایا گیا کہ آرچ بشپ سے ملیں گے منسٹر آف Immigration سے ملاقات کریں گے اور ہوٹل میں منعقد ہونے والے سمپوزیم میں شرکت کریں گے۔

نیشنل TV پر جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور استقبال کا پروگرام اور دیگر امور کے بارہ میں تفصیل سے خبر آئی ہے اس طرح پہلے کبھی نہیں آئی۔اللہ کے فضل سے ڈینش میڈیا نے کھلے دل کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا ہے۔

ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کے مشن کی ابتداء ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوئی جب سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن سے پہلی مرتبہ ڈنمارک پہنچے۔اس وقت جماعتی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے لوگوں سے لفٹ لے کر اپنا سفر مکمل کیا۔کچھ دیر یوتھ ہوسٹل میں رہے۔بعد میں فیملی گیسٹ کے طور پر مختلف مکانوں میں رہے۔

ڈنمارک کے پہلے مقامی احمدی عبدالسلام میڈسن صاحب ہیں۔انہوں نے ۱۹۵۸ء میں بیعت کی۔انہوں نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور اعزازی مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد ۶ رمئی ۱۹۶۶ء کو رکھا گیا۔صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی، بشیر احمد رفیق صاحب مبلغ انگلستان کی معیت میں مسجد مبارک قادیان کی اینٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پہلے سے ہی بھجوائی ہوئی تھی سے سنگ بنیاد رکھا۔خواتین نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کیں اور یہ مسجد خواتین کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام پر ''مسجد نصرت جہاں'' رکھا گیا۔

مسجد کے آرکیٹیکٹ کا نام Mr.Jhon Zacharissen ہے جو کہ ایک ڈینش مسلمان ہے۔یہ مسجد فن تعمیر کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اس بہترین نمونے نے پورے ڈنمارک میں شہرت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورہ ڈنمارک میں ۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء میں بروز جمعۃ المبارک کو ''مسجد نصرت جہاں'' کا افتتاح فرمایا۔

مکرم میر مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک نے انتہائی مشکل حالات کے باوجود جگہ کی تلاش اور حصول میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی طور پر پانچ لاکھ روپے لاگت آئی۔یہ تمام رقم احمدی خواتین نے صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں اکٹھی کی۔اکثر نے اپنے سارے کے سارے زیور چندہ میں دے دیئے۔ابتداء میں رقم کا اندازہ دو لاکھ تھا پھر تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ اخراجات بڑھتے بڑھتے پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔لجنہ نے یہ ساری رقم پوری کردی۔''مسجد نصرت جہاں'' اُن مساجد میں سے ایک ہے جو خالصۃً احمدی خواتین نے اپنے چندوں سے تعمیر کی ہیں۔

7ر ستمبر 2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد نصرت جہاں'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

آرچ بشپ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوپن ہیگن کے ایک شاہی چرچ "Roskilde Cathederal" میں قائم شدہ میوزیم دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔سوا دس بجے حضور انور اس چرچ میں پہنچے جہاں اس Cathedral کے آرچ بشپ Mr.Jan Lundhardt نے چرچ سے باہر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ڈینش میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں وہاں موجود تھے۔اس شاہی چرچ کے آرچ بشپ جو سارے ڈنمارک میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں اپنے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اندر لے گئے۔انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساتھ آنے والے وفد کے لئے چائے، کافی وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔حضور انور نے آرچ بشپ کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آرچ بشپ نے بتایا کہ وہ ۱۹۹۸ء سے اس عہدہ پر ہیں۔اس ملک میں زیادہ تر لوگ پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدہ مردم شماری نہیں ہے لیکن بڑی تعداد ہے۔بڑی تعداد مغربی اور مشرقی افریقہ میں ہے۔آرچ بشپ نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اختلاف کے بارہ میں پوچھا تو حضور انور نے فرمایا ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں، نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے چودھویں صدی میں مسیح ومہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ امام مہدی آچکا ہے جو مسیح بھی ہے۔حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان انڈیا میں مبعوث ہوئے۔ہم نے اس مسیح ومہدی کو قبول کیا جب کہ دوسرے مسلمان فرقے ابھی تک امام مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر حقیقی طور پر عمل پیرا ہیں۔

حضور انور نے دوران گفتگو فرمایا اس دفعہ جلسہ سالانہ ہر سکنڈے نیوین ملک میں کرنے کی بجائے سویڈن میں کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دو سال سے دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ پر ہوں۔مغربی افریقہ، کینیڈا اور یورپین ممالک کا دورہ کیا ہے اور آئندہ مزید پروگرام بھی ہیں۔

آرچ بشپ نے پوچھا کیا آپ نے پاکستان کا سفر کیا ہے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں پاکستان میں رہا ہوں لیکن خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد پاکستان کا سفر نہیں کیا کیونکہ ہیڈ آف احمدیہ کمیونٹی ہونے کی حیثیت سے پاکستان میں نہیں رہ سکتا۔ملکی قانون کے مطابق نہ ہی اسلامی تعلیمات پر عمل کرسکتا ہوں نہ تبلیغ کرسکتا ہوں نہ خطبہ جمعہ دے سکتا ہوں، تقریر بھی نہیں کرسکتا اگر کروں گا تو مقدمہ قائم ہوگا۔اپنی جماعت کے ممبران کو بھی کچھ نہیں بتاسکتا۔

حضور انور نے فرمایا مجھ سے پہلے خلیفہ نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان سے ہجرت کی۔میں نے ۲۰۰۳ء میں ہجرت کی ہے جب میں خلافت کے منصب پر منتخب ہوا۔آرچ بشپ کے ساتھ یہ گفتگو قریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔اس کے بعد آرچ بشپ نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ لے جاکر اس شاہی چرچ کے مختلف حصے دکھائے۔یہ ڈنمارک میں قدیم ترین چرچ ہے اس کی بنیاد گیارھویں صدی میں رکھی گئی تھی۔اس وقت یہ ایک عام چرچ تھا۔پندرھویں صدی میں اس کی توسیع کی گئی اور شاہی خاندان کے افراد نے اس کو اپنا مقبرہ بنالیا۔چنانچہ اس چرچ میں وسیع وعریض مختلف ہالز ہیں جن میں ڈنمارک کے بڑے بڑے بادشاہ، ملکہ اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد دفن ہیں۔۱۹۹۵ء میں UNESCO نے اس Cathedral کی اہمیت کے پیش نظر اس کو اہم ترین مقامات کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔

چرچ کی بعض دیواروں پر بادشاہوں کے دور کے اہم معرکے پینٹنگ کے ذریعہ دکھائے گئے ہیں۔آرچ بشپ نے چرچ کے مختلف حصے اور بادشاہوں کے مزار اور قبور جو کہ بڑے بڑے بکس کی صورت میں ہیں دکھاتے ہوئے ساتھ ساتھ تفاصیل بھی بیان کیں۔یہ لوہے کے بکس بڑے مضبوط ہیں اور مینا کاری کے ذریعہ ان کو بہت مختلف ڈیزائنوں میں بڑا خوبصورت بنایا گیا ہے۔

اس چرچ کے ایک حصہ میں آخری ''زار روس'' کی والدہ کی قبر بھی ہے اس کی تفصیل بشپ نے حضور انور کو بتائی۔یہ اسی ''زار روس'' کی والدہ ہے جس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک منظوم کلام میں پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا تھا۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

چرچ کے بشپ نے حضور انور کو بتایا کہ آئندہ سال ڈنمارک کی ملکہ کے تحت یہاں ایک تقریب ہوگی۔اس کے بعد زار کی والدہ کے تابوت کو سینٹ پیٹرز برگ (St.Peters Burg) رشیا میں ''زار روس'' کے ساتھ دفن کرنے کا پروگرام ہے۔یہ تابوت ڈنمارک سے رشیا منتقل کیا جائے گا۔

اس شاہی چرچ کی ایک روایت اب تک چلی آرہی ہے کہ یہاں پر ایک گیٹ ہے جس کو صرف شاہی خاندان کے افراد کے لئے کھولا جاتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے خاص طور پر یہ گیٹ کھولا گیا اور حضور انور کو بعض ایسے راستوں سے لیجایا گیا جس سے صرف ممالک کے سربراہ اور شاہی خاندان کے لوگ ہی جاسکتے ہیں۔

چرچ کے اس میوزیم کا وزٹ کروانے کے بعد آرچ بشپ حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسی طرح اعزاز دیا گیا جس طرح سربراہان مملکت کو اعزاز دیا جاتا ہے۔

Viking میوزیم کا وزٹ

اس چرچ کے وزٹ کے بعد گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''Viking میوزیم'' کے لئے روانہ ہوئے۔پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور Roskild پہنچے۔ میوزیم کی انتظامیہ کے ایک سینئر عہدیدار نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو ساتھ لیجا کر سارا میوزیم دکھایا اور ساتھ ساتھ تفاصیل بھی بیان کیں۔

Vikings قوم ڈنمارک کی قدیم تاریخ کا حصہ ہیں۔یہ لوگ بحری قزاق تھے۔انہوں نے یورپ، افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنی سمندری کشتیوں کے ذریعہ لمبے سفر کرکے جنگیں کیں اور مختلف ممالک پر قبضہ کیا۔انگلینڈ کے کچھ حصہ پر بھی انہوں نے قبضہ کیا۔اسی طرح افریقہ کے کچھ حصہ پر بھی انہوں نے حکومت کی۔اور بعض دوسرے ممالک بھی ان کے قبضہ میں رہے۔

Vikings قوم میں بادشاہت کا نظام تھا۔Vikings نے 600ء اور 700ء میں روس بشمول فرانس اور انگلینڈ کا رخ کیا اور قبضہ کیا۔یہ لوگ اپنے سمندری سفروں میں چمڑے کی تجارت بھی کرتے تھے۔لوگوں کو غلام بنا کر جہازرانی میں مدد لیتے تھے اور ان کو آگے فروخت بھی کردیتے تھے۔ان کا آخری بادشاہ Harald

Blot Jand تھا۔ اس نے نویں صدی میں عیسائیت کو قبول کر لیا تھا اور 1042ء میں عیسائیت کو سرکاری مذہب بنا دیا گیا آج بھی ساری دنیا میں ڈنمارک کی پہچان Vikings کی وجہ سے ہے اور ان کی روایات پر اب بھی عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بڑی عمر کے لوگ سردیوں میں سمندر کے ٹھنڈے پانی سے نہاتے ہیں۔

اس قوم کی یاد اور تاریخ کو تازہ رکھنے کے لئے کوپن ہیگن سے ملحقہ شہر Roskilde میں ایک میوزیم بنایا گیا ہے جس میں ان لوگوں کی طرز رہائش کے بارہ میں بتایا گیا ہے اور وہ کشتیاں رکھی گئی ہیں جو یہ لوگ بناتے تھے اور ان پر سفر کرتے تھے۔ صدیوں پرانی کشتیاں اس میوزیم میں رکھی گئی ہیں۔ میوزیم کے سینئر عہدیدار نے حضور انور کو ساتھ لیجا کر یہ مختلف کشتیاں دکھائیں اور حضور انور کو پانچ کشتیوں (بڑے بڑے بحری بیڑوں) کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ گیارہویں صدی کے Vikings Ships ہیں جو Skuldelev جگہ کے نزدیک سمندری پہاڑوں کی تہہ سے 1962ء میں نکالے گئے ہیں اور اس میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ اس میوزیم میں دیواروں پر پینٹنگ کے ذریعہ اس قوم کی جنگوں، رہن سہن اور ان کے ہتھیاروں کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔ اسی طرح ساری دنیا میں ان کے سمندری سفروں کے روٹس بھی دکھائے گئے ہیں۔ میوزیم کے اس وزٹ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیٹر بک پر اپنے دستخط فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی اپنے دستخط فرمائے۔

میوزیم کے ساتھ ہی کھلے سمندر کے ساحل پر Vikings قوم کے قدیم بحری بیڑوں کی طرز پر نئے بحری بیڑے بنائے گئے ہیں جو خاص مواقع کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ بحری بیڑے بھی دکھائے گئے اور ان کے بارہ میں یہاں کے منتظم نے حضور انور کو تفصیل سے بتایا۔ یہاں کا وزٹ مکمل ہونے کے بعد حضور انور بارہ بجکر پچاس منٹ پر واپس روانہ ہوئے اور سوا ایک بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار کو انٹرویو

سوا تین بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور اخبار Kristelig Dagblad کی نمائندہ Bente Clausen نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ آج پروگرام کے مطابق شیڈول میں اخباری انٹرویو نہیں تھا۔ لیکن یہ موصوفہ مشن ہاؤس میں آکر بیٹھ گئیں کہ میں نے انٹرویو ضرور لینا ہے، خواہ مجھے چند منٹ ہی دے دیئے جائیں، میں نے کل کے اخبار میں ایک پورا صفحہ حضور انور اور آپ کے پروگراموں اور اس دورہ کے بارہ میں رکھا ہوا ہے۔

ڈینش میڈیا ہمیشہ اسلام کے خلاف رہا ہے اور اسلام کے حق میں آواز اٹھانے کے لئے ان تک رسائی بہت مشکل تھی۔ اور اب حضور انور کی اس ملک میں آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے اور ان کے دلوں کو اسلام کے حق میں پھیر دیا ہے۔ کجا وہ وقت کہ ان تک پہنچنا مشکل تھا اور اب یہ حالت ہے کہ خود چل کر مسجد مشن ہاؤس پہنچتے ہیں اور دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہم نے حضور انور سے بات کر کے اور انٹرویو لے کر ہی جانا ہے۔ ان لوگوں میں یہ تبدیلی بذات خود احمدیت کی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایسے ایمان افروز اور روح پرور نظارے نظر آتے ہیں کہ جہاں ان سے ایمانوں کو تقویت اور جلاء ملتی ہے وہاں دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ سبحان الله و بحمده سبحان الله العظیم

اخبار Kristelig Dagblad کی جرنلسٹ کو انٹرویو دیتے

ہوئے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے سچے خادم ہیں۔ آپ صرف اس لئے مبعوث ہوئے کہ آنحضرت ﷺ کی حقیقی تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں اور آپ کی تعلیمات کو پھیلائیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے آئے تھے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں کیوں اعلان کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا منشا تھا۔ اللہ کی تقدیر تھی وہ جب چاہے کسی کو بھیجے۔ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کے مطابق اپنے وقت پر بھیجتا ہے اور وقت کی ضرورت تھی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ امام مہدی و مسیح چودھویں صدی میں آئے گا اور اسلام کی کھوئی ہوئی تعلیم کو لائے گا اور دوبارہ جاری کرے گا۔ اس کی آمد کی نشانیاں بھی آپ نے بتائیں جو انسان از خود اپنی طرف سے نہیں کر سکتا۔ ان نشانیوں میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کا گرہن ہے۔ چنانچہ یہ نشان آپ کے دعویٰ کے بعد ظاہر ہوا۔ جب یہ نشان ظاہر ہوا تو اس وقت آپ کے علاوہ اور کوئی مہدی و مسیح کا دعویدار نہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تفصیلی انٹرویو تقریباً ۲۰ منٹ جاری رہا جس میں حضور انور نے جرنلسٹ کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔

اس اخبار نے اپنی 8 ستمبر 2005ء کی اشاعت میں ایک مکمل صفحہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس انٹرویو کے لئے وقف کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑی تصویر کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کیا۔

اس اخبار نے لکھا "دو صد ملین احمدی مسلمانوں کے رہنما آج پہلی بار ڈنمارک آئے ہیں۔ اپنے دورہ کے دوران Minister of Integration اور بشپ Jan Linduardt سے ملیں گے۔ احمدی مسلمانوں نے کل اپنے دو صد ملین افراد پر مشتمل جماعت کے سربراہ کا ڈنمارک میں پہلی بار استقبال کیا۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں ہندوستان میں ڈالی گئی تھی۔ احمدی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد حضرت مرزا غلام احمد کو ایک نبی کے طور پر مانتے ہیں۔ اس وجہ سے باقی مسلمان ان سے اختلاف کرتے ہیں۔ اس وجہ سے احمدی مسلمان بہت مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کو اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن ان کو مذہبی اقلیت نہیں مانا جاتا۔ یہاں کی سنی مسلمان اکثریت ان پر اکثر تشدد کرتی ہے۔

منسٹر Rikke Hvilshoj پانچویں خلیفہ کو ملنے کی منتظر ہیں۔ جن کی عمر ۵۵ سال ہے اور ان کا نام حضرت مسرور احمد ہے۔ جو بانی جماعت احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔ منسٹر ان سے ملاقات کرنے کے بارہ میں خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔

احمدی مسلمانوں کی تعداد ڈنمارک میں تقریباً پانچ چھ سو ہے۔ ڈنمارک میں یہ واحد مسلمان جماعت ہے جن کی ایک Proper اور صحیح مسجد ہے۔ جہاں پر یہ اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس مسجد کا نام "مسجد نصرت جہاں" ہے۔ یہ مسجد Hvidovre کے علاقہ میں واقع ہے اور اس کا افتتاح ۱۹۶۷ء میں ہوا تھا۔ اور یہ مسجد ہندوستان اور پاکستان کی احمدی خواتین کے چندوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ اس وقت جب یہ مسجد بن رہی تھی تو اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی اکثریت ڈینش لوگوں کی تھی۔ لیکن آج حالات اور ہیں آج پاکستانی احمدیوں کی اکثریت ہے۔

ڈنمارک کی احمدیہ جماعت واحد جماعت ہے جس نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

خلیفہ نے اپنے پیغام میں پُر امن طریق سے باہمی پیار و محبت سے مل جل کر رہنے پر زور دیا۔ آپس میں بات چیت کر کے مسائل کے حل کرنے پر زور دیا اور مذہبی آزادی پر خاص طور پر زور دیا

۔ ڈنمارک کی سرزمین پر قدم رکھنے کے بعد ان کا پہلا عمل یہ تھا کہ مسجد نصرت جہاں میں ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا گیا۔

خلیفہ کا قافلہ آٹھ گاڑیوں پر مشتمل تھا جو کہ Krusa بارڈر سے Hvidovre تک پہنچا اور سب نے ایک ساتھ سفر کیا۔

احمدی مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ اسلام کی اصل حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے جن کی تشریح قرآن کریم سے ہٹ کر ہو۔ جو کہ رسول کریم ﷺ کی بنیادی تعلیمات سے ہٹ کر ہو۔ احمدی احباب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح بھی سمجھتے ہیں جو کہ نبی عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہے۔ اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی سمجھا جاتا ہے خدا کا بیٹا نہیں۔

منسٹر کے ساتھ کانفرنس میں جانے سے پہلے خلیفہ آج صبح آرچ بشپ سے بھی ملیں گے۔ اس کے بعد Roskilde میں Viking میوزیم کا وزٹ کریں گے۔

استقبالیہ تقریب میں شمولیت

آج جماعت احمدیہ ڈنمارک نے سکینڈے نیویا کے مشہور ہوٹل Radisson SAS میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے ساڑھے چار بجے اپنی رہائش گاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ کوپن ہیگن کے وسط میں یہ ہوٹل مسجد نصرت جہاں سے سات کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ ہوٹل بڑے بڑے ہائی لیول کے فنکشنز کے لئے سارے ڈنمارک میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل پہنچے جہاں ہوٹل کے ڈائریکٹر نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں ۱۵۰ سے زائد ڈینش مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں پارلیمنٹ کے ممبرز، بزنس ڈائریکٹرز، آرٹسٹ، جرنلسٹ، ڈاکٹرز، پروفیسرز، کوپن ہیگن کونسل کے ممبرز، یو ایس اے ایمبیسی کے پولیٹیکل آفیسر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ اس طرح اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تعداد میں حکومت کے مختلف محکموں سے تعلق رکھنے والے اور اعلیٰ طبقہ کے حکام شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز پانچ بجکر دس منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور اس کے ڈینش ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک نے ڈینش زبان میں تعارفی ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اہالیان ڈنمارک کے معزز مہمانوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آج ان میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں اور اب ہم براہ راست امام جماعت احمدیہ سے اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے متعلق خطاب سن سکیں گے۔

مبلغ انچارج صاحب کے خطاب کے بعد ڈنمارک کی وزیر مملکت Mrs. Rikke Hvilshoj جن کے پاس Refujee، Integration اور Immigrants کے عہدے ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ڈنمارک کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ وزیر مملکت خصوصی طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ہمارے لئے یہ بڑا اعزاز ہے کہ ہم آج حضرت امام جماعت احمدیہ کا براہ راست خطاب سنیں گے۔ ہمارا ملک بلکہ ساری دنیا ایسی مشترکہ اقدار کی تلاش میں ہے جو موجودہ دور کی بدامنی اور افراتفری کو بدل کر ایک اصلاحی معاشرہ بنا دیں۔ منسٹر نے کہا کہ ڈنمارک کا فلاحی معاشرہ بننا جمہوری اقدار کا مرہون منت ہے۔ میں خود بھی بعض اسلامی ممالک میں رہی ہوں اور میں بخوبی واقف ہوں کہ اپنے معاشرہ سے اٹھ کر ایک اجنبی معاشرہ میں جا کر رہنے میں کیا دقتیں پیش آتی ہیں۔ آپ کو بھی ایسے ہی حالات کا سامنا ہے۔ اعلیٰ اقدار خواہ مذہبی

روایات سے اخذ کی گئی ہوں یا سیکولر روایات ہوں بیشتر امور میں ایک اشتراک اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ ہمیں اس پر اتفاق کرنا چاہئے۔

منسٹر نے کہا ڈنمارک کی مسجد میں ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا جانا ہمیں بہت اچھا لگا ہے، ہمیں اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی ایک خاص خوبی جو ہمیں بہت پسند ہے کہ وہ ہمیشہ دیگر مذاہب اور اقوام کی تہذیبوں سے ڈائیلاگ میں بہت فعال نظر آتے ہیں۔ ڈائیلاگ کے بغیر کبھی افہام و تفہیم نہیں ہو سکی۔ ڈائیلاگ وقت کی بہت اہم ضرورت ہے۔

منسٹر کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ڈنمارک کے چوٹی کے دانشوروں، سیاست دانوں، تجار اور پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر مہمانوں سے خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو نیشنل پریس کے فوٹو گرافرز، جرنلسٹس اور اخبارات کے نمائندوں نے حضور انور کی تصاویر لینی شروع کیں اور خطاب کے آخر تک کھینچتے رہے۔ نیشنل ٹی وی نے اپنی ریکارڈنگ کی اور دوسرے میڈیا اور اخبارات نے اپنی ریکارڈنگ کی۔ یوں لگتا تھا کہ میڈیا کی بھرمار ہے اور وہ مختلف زاویوں سے تصاویر بنا رہے تھے۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا اسلام کی حقیقی تعلیم قرآن مجید سے ملتی ہے جس کا عملی نمونہ ہم آنحضرت ﷺ کے نمونہ سے اخذ کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس تعلیم اور رسول کریم ﷺ کے اس پاک اسوہ کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی کے رنگ میں اس زمانہ میں تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کی دنیا میں فساد اور فتنہ کے اصل محرکات میں سے ایک محرک ایک دوسرے پر بد اعتمادی ہے۔ مغرب مشرق سے بدظن ہے اور مشرق مغرب سے بدظن ہے۔ ایک چھوٹی سی اقلیت جس میں مشرقی بھی ایسے ہی فعال ہیں جس طرح مغربی ہیں ان کی بداعمالیوں کی سزا ساری دنیا کے اشراف کو دی جا رہی ہے۔ اس اقلیت میں مذہبی لوگ بھی شامل ہیں اور سیاسی بھی۔ کسی ایک مذہب یا قوم کو خصوصیت سے ملعون نہیں کیا جانا چاہئے۔ مختلف مذاہب اور ملکوں سے ایک طبقہ اس فتنہ اور فساد میں برابر کا شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اس کی طرف جھکے اور اس کی عبادت کرے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرے، بھوکوں کو کھانا کھلائے، غرباء کی مدد کرے، لوگوں کی مشکلات دور کرے، ایک دوسرے کو معاف کرے، صبر کرے اور ایک دوسرے کا احترام کرے، تعاون کرے، کسی کو برا بھلا نہ کہے، ہمیشہ ہر ایک سے بھلائی کرے اور عدل و انصاف سے کام لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے، بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ بُری باتوں سے روکنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو نہ اس لئے کہ لوگ تم سے تکلیف اٹھائیں اور ظلم و ستم سہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو برائی میں پڑا ہو اس کو اچھی طرح سمجھانا چاہئے۔ اچھی طرح اس کو نصیحت کرنی چاہئے۔ طاقت استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی تو یہ تعلیم ہے جو بھی کسی کو ناحق قتل کرتا ہے یا اس کے قتل کے آرڈر کرتا ہے تو گویا اس نے تمام جہان کو قتل کیا۔ یہ تعلیم خدا تعالیٰ نے ہم کو دی ہے کہ گویا کسی پر ظلم کر کے اس کو مارنا تمام لوگوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کسی ایک شخص کو یا کسی گروپ کو کوئی حق نہیں کہ قانون اپنے ہاتھ میں

لے، اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن آج اس تعلیم کے خلاف مسلمان اور عیسائی، ایسٹ اور ویسٹ دونوں ہی ظلم کرنے میں Involve ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ خدا کو بھول گئے ہیں، اپنے دلوں پر کنٹرول نہیں رہا، بے صبری ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بداعتمادی اور بدظنی ہے۔ ٹرسٹ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خودکش حملے، بے گناہوں، معصوموں کی جان لے رہے ہیں یہ سب غلط ہے۔ اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اسی طرح مغربی حکومتوں کے ہوائی حملے بھی ظلم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ کمیونٹی امن کا پیغام دے رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا پیغام یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت اور اس سے محبت کرنا سیکھو اس کے بغیر وحدت کا قیام ناممکن ہے۔ خالق حقیقی سے رابطہ بڑھانے کے نتیجہ میں اس کی مخلوق سے بھی ایک ایسی بے لوث محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان سارے انسانوں کی خدمت کے لئے وقف رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے، خواندگی، تعلیم و تدریس کے میدان میں مفلوک الحال قوموں کے بچوں اور بچیوں کی سالہا سال سے خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ پینے کے پانی کی قلت غرباء کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت کی کوششیں جاری ہیں۔ اسی طرح طبی سہولتیں اکثر غریب ملکوں کو میسر نہیں۔ اس میدان میں بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نے غیر معمولی خدمت کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر قسم کے فتنہ و فساد سے دور رہتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ممبران جو اس وقت دنیا کے 180 ممالک میں رہتے ہیں ملکی قوانین کے پابند اور اپنے اپنے ملک کے وفادار پرامن شہری کے طور پر ایک نمونہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امن و محبت، نیکی، تقویٰ، بنی نوع انسان کی خدمت سے متعلق تعلیمات بیان کر کے فرمایا۔ یہ ہے وہ اسلامی تعلیم جو جماعت احمدیہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھتی ہے اور اسی پیغام کو پہنچاتی ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب ختم فرمایا تو سارا ہال پُرجوش تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔

حضور انور کے خطاب کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں مشروبات چائے اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے، جس کا انتظام ایک علیحدہ ہال میں کیا گیا تھا۔ VIP میز پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ منسٹر اور دیگر معزز مہمان تھے۔ حضور انور نے قریباً نصف گھنٹہ ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی اس کے بعد حضور انور فرداً فرداً سب مہمانوں کے پاس گئے ان کا تعارف دریافت فرمایا اور بعض سے گفتگو فرمائی۔

دورہ کی ٹی وی اور پریس میڈیا میں کوریج

اس تقریب کے دوران کوپن ہیگن کے ایک TV چینل اور Radio کے نمائندہ کے علاوہ ڈنمارک کے پانچ بڑے اخباروں کے فوٹوگرافر، جرنلسٹ اور رپورٹر موجود تھے۔

اس پروگرام کے بارہ میں ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی اور T.V2 نے بھی خبریں دی تھیں۔ ملک کی جن مختلف اخباروں نے اس تقریب کی خبریں دیں ان کے نام یہ ہیں۔

۱) اخبار Jylland Posten
۲) اخبار Berlingske
۳) اخبار Politiken
۴) اخبار Kristelig Dagblad
۵) اخبار Urban
۶) اخبار Metro Xpress
۷) اخبار lydsvenska & Aftonbladet

پہلی تین اخباروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے محبت و امن کے پیغام کے متعلق آرٹیکل لکھے اور حضور انور کے دورہ اور مصروفیات کی کوریج دی۔

میڈیا اور ان اخبارات کے ذریعہ قریباً دو ملین لوگوں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچا۔ یہ کل ملک کا چالیس فیصد حصہ ہے۔

سویڈن کے ایک اخبار نے بھی حضور انور کے پیغام کا ذکر کیا اور آرٹیکل لکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویوز، خطابات، پیغامات اور دورہ کے پروگراموں کی اتنی بھرپور اور وسیع پیمانہ پر کوریج ہے کہ پہلے اس طور پر کبھی نہیں ہوئی۔ ہر آنے والا دن پہلے سے بڑھکر کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

سات بجے کے قریب استقبالیہ تقریب کے تمام پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔ اس کے بعد حضور انور واپس مسجد نصرت جہاں تشریف لے آئے۔

Valby پارک کی سیر

سوا سات بجے حضور انور مسجد نصرت جہاں پہنچے یہاں سے کچھ ہی دیر بعد حضور انور ویلبی پارک (Valby Park) میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ پارک کوپن ہیگن کے سب سے بڑے سرسبز علاقہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر 1937ء میں ہوئی۔ یہ سرسبز علاقہ اور پھولوں سے مزین پارک 164.2 ایکڑ رقبہ پر مشتمل سمندر کے کنارے بنایا گیا ہے۔

اس پارک کے خاص حصہ کو روز گارڈن (Rose Garden) کہتے ہیں۔ جو 1964ء میں بنایا گیا اور اس کا رقبہ 1.5 ایکڑ ہے۔ جس میں گلاب کی پرانی اقسام کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس باغ میں گلاب کے پودوں کی تعداد 12000 ہزار ہے۔ جن میں مختلف اقسام کی تعداد 175 ہے۔

اس طرح اس وسیع و عریض سرسبز پارک کے مختلف حصوں کو مخصوص کر کے ان کو طرح طرح اور قسما قسم کے خوشنما پھولوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جو اس پارک کی خوبصورتی بہت اضافہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً پون گھنٹہ اس پارک کی سیر فرمائی اور پھر واپس مسجد تشریف لے آئے۔ جہاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

وصایا:: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15761 میں وی کے منیر احمد ولد وی کے حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.8.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2787 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد یعقوب العبد وی کے منیر احمد گواہ شد ایم اے زین العابدین

وصیت نمبر 15762 میں کے ٹی حمزہ ولد کے وی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 61 سال تاریخ بیعت 1981 ساکن کلور ڈاکخانہ کلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ آج مورخہ 29.12.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار کے نام 36 سینٹ زمین کلور چاوا کاڈ کیرلہ میں ہے جو کہ اندازاً -/400000 روپے کی ہے۔ خاکسار کی ماہوار آمدنی 8000 روپے ہے جس میں خاکسار کی پنشن اور زمین کی آمدنی شامل ہے پنشن 6500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد و ملازمت سالانہ 96000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایچ شمس الدین العبد کے ٹی حمزہ گواہ شد محمد اسماعیل ایپی

وصیت نمبر 15763 میں بشریٰ صدیقہ عباس زوجہ کے ایم عباس قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر پیدائشی احمدی ساکن مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک آج مورخہ 4.3.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد چار سینٹ زمین ہے جس کی مالیت اس وقت ایک لاکھ روپے ہے جو مجھے ترکہ میں ملی ہے۔ اس وقت میں جس مکان میں رہتی ہوں وہ 15 سینٹ زمین پر محیط ہے جو میرے نام میرے خاوند نے بعض وجوہات کے پیش نظر رجسٹرڈ کیا ہے اصل مالک میرا خاوند ہے۔ اس کے علاوہ 1/2 سینٹ زمین پر ایک دوکان ہے وہ بھی میرے نام پر رجسٹرڈ ہے وہ بھی میری نہیں ہے میرے خاوند کی ملکیت ہے۔ حق مہر دو ہزار روپے ہے جو میں لے چکی ہوں۔ طلائی زیور 120 گرام 22 کیرٹ اندازاً قیمت 70,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ از خورونوش ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق الامۃ بشریٰ صدیقہ عباس گواہ شد شیخ محمد ذکریا

وصیت نمبر 15748 میں سی جی شریف احمد ولد پی کنہی کویا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازم عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتھی ڈاکخانہ کاوارتھی ضلع لکشدیپ آج مورخہ 1.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد 112sqm زمین ہے قیمت -/1,10,000 ہوگی آبائی جائیداد غیر منقسم ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/12202 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی جی عبد القیوم العبد سی جی شریف احمد گواہ شد سی جی جمال الدین

وصیت نمبر 15749 میں سی خیر النساء زوجہ سی جی شریف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتھی ڈاکخانہ کاوارتھی ضلع لکشدیپ آج مورخہ 1.3.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد طلائی زیور 22 کیرٹ چین -/13752 24g۔ چین -/4584 8g۔ چوڑیاں -/9168 16g۔ بریسلیٹ -/4500 6g۔ کانٹے -/6876 12g۔ انگوٹھی -/1719 3g۔ میزان -/40599 میرا گزارہ جیب خرچ سالانہ -/2500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی جی عبد القیوم الامۃ سی خیر النساء گواہ شد سی جی جمال الدین

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

مسلمانوں کی بدحالی کیوں اور کب تک؟

غلام مصطفیٰ کٹک

مسلمانوں کی بدحالی کے متعلق اکثر اخباروں میں وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ شائع ہوتا رہتا ہے جو انتہائی افسوسناک اور قابل فکر ہے۔ اسکی بنیادی وجہ یہی ہے کہ لوگوں میں تعلیم وبصیرت کا فقدان عام ہونے لگا ہے جب تک امت مسلمہ اور عوام الناس میں سرایت کردہ یہ جمود وتعطل نہ ٹوٹے گا بدحالی اور جہالت کی وبا بھی پھیلتی رہے گی اسکے ذمہ دار علماء سوء اور مطلب پرست یہ لیڈر حضرات ہی ہیں۔

مسلمانوں کی عبادت میں نظم وضبط تنظیم ہمدردی خیر خواہی اتفاق اتحاد مشاورت ایک لیڈر کے پیچھے چلنے کی تلقین سب کچھ ہے مگر مسلمان گروہ در گروہ فرقہ در فرقہ بٹے ہوئے ہیں وہ ذات کو دیکھ رہے ہیں قوم کو نہیں، فرقہ کو دیکھ رہے ہیں مذہب کو نہیں۔ اپنی خوشحالی کا سوچتے ہیں اسلام کا نہیں۔ مسلمان ایک ہوکر بہت کچھ کرسکتے ہیں لیکن آج فرقوں اور ذاتوں میں بٹ کر بھٹک رہے ہیں۔

نہ معلوم کہ کب ان مسلمان لیڈروں کو عقل آئیگی۔ سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کے ساتھ صرف ووٹوں کی خاطر جو آنکھ مچولی کھیل رہی ہیں اس پر کوئی مسلمان لیڈر سنجیدگی سے غور نہیں کررہا۔ حالانکہ ان میں اعلیٰ دماغ، افراد وارباب فہم حضرات کی کمی نہیں۔ لیکن ان میں قومی اور ملی جذبوں کا فقدان ہے۔ اور وہ خودغرضی اور اقرباپروری کی گھٹیا پالیسی کا شکار ہیں۔ سعودی عرب میں دولت کی ریل پیل ہے مال وزر کی اس فراوانی نے ان کی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں اور قوتوں کی بیخ کنی کردی ہے۔ احساس وشعور کا فقدان ایمان وعقائد کی کمزوری نے خصوصاً نئی نسلوں کو مکمل طور پر تباہ کردیا ہے۔ حکومت کا فرض تھا کہ رعایا کا خیال رکھتی انکے اخلاق پر نظر رکھتی۔ مگر وائے افسوس۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ جب ارباب حکومت عیاشی میں پڑ جائیں اور ان تمام چیزوں کو جائز سمجھنے لگیں جو کتاب وسنت کی رو سے ناجائز ہوں تو اسلامی زندگی کا نمونہ بننے کی بجائے مغربی ملحدانہ زندگی ہی انکا طرہ امتیاز بنے گی۔ آج عرب شیوخ کا حال لوگوں سے پوشیدہ نہیں یہ لوگ کیوں اکثر وپیشتر ہندوستان، ایران ،لبنان وغیرہ جانا پسند کرتے ہیں آج امریکہ عرب کی سر زمیں پر بیٹھ کر دوسرے اسلامی ممالک کو کیوں کچل رہا ہے گذشتہ چند صدیوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ دنیا کی اکثر جنگوں میں مسلمان مولی گاجر کی طرح کٹے۔ آزادی کے وقت سے ہی مسلم اقلیت کو زندگی کے ہر شعبہ میں جارحانہ طور پر پیچھے رکھا گیا۔ مسلمانوں کے تعلیمی ادارے اور مدرسے تک بھی حکومتوں کی نظر بد کا شکار ہوتے آرہے ہیں۔ آزادی سے قبل ملازمتوں میں ۲۶ تا ۳۰ فیصد مسلمان ہوا کرتے تھے لیکن آزادی کے بعد سے یہ شرح گرتی چلی جارہی ہے۔ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں بیجا مداخلت کا جو رویہ اپنالیا گیا ہے وہ تو عیاں ہی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ طرز عمل کا یہ شرمناک پہلو بھی بیحد دلشکن ہے کہ آزاد بھارت میں بھی قومی حکومتوں کے زیر سایہ مساجد ومسلم عبادت خانوں کی پامالی کا سلسلہ ایک خاص رفتار کے ساتھ جاری ہے۔ فرقہ وارانہ منافرت اور مسلم کش فسادات میں جانوں کے ساتھ مکانوں اور دکانوں کو لوٹنے اور جلانے کے واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انکا مقصد جہاں مسلم کشی ہے وہاں مسلمانوں کا معاشی زوال بھی۔ ''ٹاڈا'' نام کے اندے اور کالے قانون کے تحت بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں کو ناکارہ بنا ہی دیا گیا ہے مسلمانوں کی تاریخ کو مسخ کرنے کا عمل بھی مسلسل جاری ہے۔ مزید براں نصاب تعلیم میں اسی مسخ شدہ تاریخ کو شامل کرکے باور کرایا جارہا ہے کہ یہ سچی اور مستند مسلمانوں کی تاریخ ہے۔

آج مسلمانان عالم ہر جگہ عذاب الٰہی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں آخر کیوں؟ دشمنان اسلام کی تخریبی سرگرمیاں جس مقصد کیلئے کام کررہی تھیں آخر پوری ہوگئیں ان کی سازشیں ریشہ دوانیاں رنگ لانے لگی ہیں مسلمان ممالک ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے۔ عراق شام لبنان وغیرہ ممالک عیسائی اور یہودیوں کی گولیوں کے شکار ہوئے، بوسنیا کے مسلمان جان لیوا مظالم کے تختہ مشق بنے۔ صیہونی طاقتوں اور سرگرمیوں نے تو مسلمانوں کے اندر کی اسلامی روح کو مٹا کر رکھ دیا ہے مسلمانوں کی نماز اور عبادتیں روزے حج محض ایک رسم بن کر رہ گئے ہیں، تلاوت قرآن بھی ان کے دلوں پر اثر نہیں کرتی۔ دوسری طرف رسم قرآن خوانی، فاتحہ، نیاز ودیگر وظائف نے اصل عبادت کی جگہ لے لی ہے۔

بغداد کا زوال علمائے دین کے درمیان عداوت کی بناء پر ظاہر ہوا۔ اسلامی سلطنتوں کی تباہی کا باعث یہی تھا مسلم علماء فرقوں اور قوموں میں بانٹ دیئے گئے ایرانی، تورانی عربی عجمی وغیرہ کیوں ہوئے غرض یہ کہ جدھر دیکھئے اختلاف انتشار کا زہر وبائی امراض کی مانند پھیلنے لگا ہے قرآن وحدیث کے خلاف ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔

کتاب '' علماء، اسلامی معاشرہ کے عروج وزوال کا باعث'' از الحاج معین الدین احمد (آئی اے ایس) ریٹائر کٹک اڑیسہ سے مختصراً چند ایک حوالے درج ذیل ہیں:۔

بدرالدین طیب جی آئی سی ایس (وظیفہ یاب) سابق سفیر ایران۔ انڈونیشیا جاپان اور جرمن کہتے ہیں'' ملا اپنے دل ودماغ کو (رسول کریم کی ہدایت کی طرف سے) قصداً بند کرلیتے ہیں'' (سیکولر ڈیماکریسی جولائی 1985)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معتبر حدیثوں میں جو اسلامی شریعت کی وضاحت کرتی ہیں کئی مقامات پر علمائے متاخرین کی مذمت ہے۔ مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی کتاب حدیث صفحہ 76-257 حدیث کے ذیل میں آنے والے علماء کے متعلق کہا گیا ہے

علماؤ ھم شر من تحت ادیم السمآء من عند ھم تخرج الفتنة وفیھم تعود

ترجمہ۔ ان کے علماء آسمان کے تلے بدترین لوگ ہوں گے اور فتنہ انہیں سے شروع ہوگا اور پھر انہیں تک لوٹ آئے گا۔ متذکرہ بالا بیان سے متعلق دیگر مستند احادیث کی کتابوں میں سے نیز ایک اور کتاب اکابر مشرق (28 نومبر 1987) ایسی کتاب ہے جو آنحضرت صلعم کے ان ارشادات کا حوالہ دیتی ہے کہ بعد کے دنوں میں پیدا ہونے والے علمائے امت جہنم کے بھرنے والوں میں پہلے ہوں گے اب ملاحظہ فرمائیں علمائے فاسق کی ممتاز بزرگان دین سے عداوت مختصر طور پر:۔

تاریخ اسلام میں علمائے فاسق کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی گذری ہے جو بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے ساتھ سخت گستاخی کیا کرتے تھے چند درج ذیل مثالوں کو دیکھئے۔

۱۔ امام ابوحنیفہ کو قید اور درّے کی سزا (699-767)

۲۔ امام مالک کو درّے کی سزا 712-795

۳۔ امام احمد ابن حنبل کو سزائے قید اور ایذا رسانی 781-856

۴۔ امام نسائی پر قاتلانہ حملہ اور ایذا رسانی 829-915

۵۔ حافظ ابن تیمیہ کو عمر قید کی سزا 1263-1228

اس سے متعلق تفصیلات علمائے دین سے پوچھئے

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے اپنی عالمانہ تصنیف تذکرہ میں علمائے وقت کے فضائل وخوبیوں کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات اور ان کے طریقہ کار کی فرسودگی کو تیز وتند زبان اور نفرت بھرے الفاظ میں بے نقاب کیا ہے لکھتے ہیں۔ غور کرو کہ ہر زمانے میں علمائے کرام یعنی علمائے دنیا کی نفس پرستی اور خودفراموشی کس طرح دنیا کیلئے ایک لعنت رہی ہے۔ علمائے وقت نے امر بالمعروف کے فرض کو عملاً شریعت کے احکام وواجبات سے خارج کردیا۔ سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہوجائیں گے لیکن علمائے دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر انکے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہوگئے۔ یہی حال ان سگان دنیا کا ہے (صفحہ 78-79-154) تذکرہ مرتبہ مالک رام 1968 ایڈیشن بڑے لوگوں اور مشہور شاعروں کی نظر میں مسلمانوں اور علماء کا حال:۔

از مولانا الطاف حسین حالی مسدس حالی

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

از علامہ اقبال

قوم کیا ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا جانیں بیچارے دو رکعت کے امام
اے خدا مسلم کو مسلمان بنا
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغاں بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلماں بھی ہو

متذکرہ بالا تفصیلات مسلمانوں کے ایسے دانشوروں کے خیالات ہیں جن کا تعلق زندگی کے مختلف میدانوں سے رہا ہے شعراء ادیب ماہر تعلیم، ماہر نظم ونسق یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز صحافی ایڈوکیٹ، سپریم کورٹ کے جج وغیرہ، یہ نمائندہ شخصیتوں کی آراء کا ایک غیر جانبدارانہ اقتباس ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روشن خیال مسلم ملاؤں کے کردار واخلاق کے بارے میں ان حضرات کے خیالات کیا ہیں۔ علماء اور ملاؤں کا امیج جب اس درجہ مضحکہ خیز ہوجائے تو اس کی ذمہ داری اس طبقہ پر عائد ہوتی ہے جنہیں علمائے سوء کہا گیا ہے اس مخصوص طبقہ کی تعداد مسلم معاشرہ میں بہت زیادہ ہے جب کہ علمائے حق تعداد میں اتنے کم ہیں کہ اکثریت کی کمائی ہوئی بدنامی کا اثر پورے طبقہ پر پڑتا ہے۔ اس ضمن میں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ اکثر جگہ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ دانشور لوگ علمائے سو کے خلاف جو کہ ملک وملت کو تباہی کے راستے پر لئے جارہے ہیں آواز اٹھانے کے برعکس ان کی اندھی تقلید اور تائید کئے جارہے ہیں۔

اب یہاں سوال یہ آتا ہے ان متضاد حالات کے تناظر میں زعمائے ملت اور فہیم ودانشمند طبقہ علماء نے امت مسلمہ کی یکتائی واتحاد کیلئے کوئی قدم اٹھایا ہے؟ اس کا سیدھا سادا جواب یہی ہے کہ یہ سبھی حضرات ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا نہیں بیٹھے ہیں بلکہ ٹھوس اور دفاعی اقدامات کا سلسلہ ان حضرات کی طرف سے مسلسل جاری ہے۔ اسلامی حکومتوں کے سربراہان کئی دفعہ اس سلسلے میں کامیاب کوشش کرچکے ہیں مگر انہیں کامیابی نہ ملی۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے محض اپنی سیاسی کرسی بچانے کے لئے جماعت اسلامی کی پارٹی کے دباؤ میں آکر جو پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی پارٹی ہے ایک فرقہ کو پاکستان کے قومی اسمبلی میں غیر مسلم قرار دیا یہ بھی انہوں نے کہا کہ اس فرقہ سے متعلق جتنے بڑے بڑے عہدہ دار مختلف شعبہ جات میں مقرر ہیں مثلاً مارشل۔ اڈمیرال۔ جنرل نیز متعلقہ دیگر سیاسی عہدہ داران کو جبراً ریٹائر کردیا جائے کیونکہ ان کے خیال میں انہیں یہ خطرہ لاحق ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ لوگ پاکستانی حکومت پر اپنا قبضہ نہ جمالیں۔ پھر اسی مذہب اور فرقہ کے نام پر صرف یہی ایک ہی فرقہ چھوڑ کر 1974 میں عرب کے بادشاہ فیصل بن عبد العزیز کی قیادت میں ایک عالمی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں دنیا بھر کے علماء وفضلاء اسلام جو مختلف مکاتب فکر سے متعلق تھے نیز مختلف ممالک کے سربراہان نیز بھٹو اور عیدی امین (یوگنڈا کے سابق صدر) لیڈر شپ لئے تھے اس کانفرنس میں یہ عالمگیر قرارداد تجویز پائی کہ اس ایک فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے جس طرح پاکستان نے اس فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا تھا ان کے حج پر پابندی لگائی جائے تبلیغ پر روک لگائی جائے وغیرہ وغیرہ نیز تمام عالم میں اسلامی حکومتوں میں اعلان کرواکر اس پر عمل کرنے کیلئے مجبور کیا جائے۔ اس قرارداد اور فیصلہ کو سوائے

باقی صفحہ نمبر (14) پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسجد تھراج (پنجاب) کا سنگ بنیاد

مورخہ ۳/اکتوبر ۲۰۰۵ کو ٹھیک ۴ بجے مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے مسجد تھراج سرکل موگا کا سنگ بنیاد رکھا بعدہ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر قادیان، مکرم ذیل خان صاحب، صدر جماعت تھراج، مکرم سادھو خان صاحب سیکرٹری مال، مکرم مولوی محمد طفیل احمد صاحب سرکل انچارج امرتسر، اسی طرح ننگلا گھنو یو۔پی سے میرے والد مکرم بابو خان صاحب، مکرم سوداگر خان صاحب خاکسار اور دیگر احباب تھراج نے بھی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ اسکے بعد مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے دعا کروائی اور تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اسی طرح مورخہ ۴/اکتوبر ۲۰۰۵ کو احمدیہ مسجد سنگھپورہ سرسہ ہریانہ کا سنگ بنیاد بھی مرکز احمدیت قادیان سے آئے ہوئے معزز مہمان مکرم مولوی گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے رکھا۔ اس کے بعد مکرم صغیر احمد صاحب طاہر قادیان، مکرم ریاض احمد صاحب، سنگھپورہ کے صدر جماعت مکرم رحمت علی صاحب، مکرم شمشاد احمد صاحب رامامنڈی، مکرم محمد طفیل احمد صاحب سرکل انچارج امرتسر، مکرم افتخار احمد صاحب بھٹی مقامی معلم مکرم طاہر احمد صاحب نائک، مکرم سرپنچ صاحب، خاکسار اور معزز مہمانان کرام نے بھی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ سنگھپورہ ڈیرہ کے ملکھ سیوادار مکرم بلرام جی مہاراج نے بھی سنگ بنیاد کی اینٹ رکھی۔ اسکے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے دعا کروائی اور آخر میں احباب ومستورات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جگہ مکرم سنت جی کا بہت ادب سے ذکر کرنا اس لئے بھی مناسب ہے کہ انہوں نے سال ۲۰۰۱ میں مسجد کی جگہ خرید کر جماعت احمدیہ کے نام رجسٹری کروائی۔ یہ تحفہ جو انہوں نے جماعت کو دیا ہے اللہ تعالیٰ انکو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ (انیس احمد خان سرکل انچارج موگا پنجاب)

قادیان میں رمضان المبارک وعید الفطر کی تقریب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایم ٹی اے سے براہ راست درس القرآن واجتماعی دعا الحمد للہ ۳۔نومبر کو رمضان کا مبارک مہینہ اختتام کو پہنچا۔ اس ماہ میں قادیان میں موسم روحانی کی بہار آگئی تھی۔ احباب جماعت قادیان مرد وزن اور بچوں نے روزے رکھے تلاوت قرآن مجید ونوافل پر زور دیا۔ مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور نماز فجر کے بعد درس حدیث کا خصوصی انتظام نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام کیا گیا تھا۔ اسکے علاوہ دیگر مساجد میں بھی درس حدیث کا انتظام تھا۔ نماز ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ میں ترجمہ وتفسیر القرآن کا انتظام تھا۔ نماز فجر کے بعد باقاعدگی کے ساتھ احباب ومستورات مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ اسی طرح رمضان کے آخری عشرہ میں احباب ومستورات کو سنت نبویؐ کی اقتداء میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت بھی ملی۔ ۳ نومبر کو ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے مسجد فضل لندن سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن شروع ہوا جسے احباب نے مساجد اور گھروں میں سنا اور استفادہ کیا۔ اسکے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی جسمیں عالمگیر طور پر احباب جماعت نے شرکت کی۔ ۴ نومبر کو قادیان میں نماز عید دس بجے صبح ادا کی گئی۔ نماز عید مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ عید میں عید کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر روشنی ڈالی۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد پیش کی۔ حسب سابق جملہ مہمانان کرام کی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے ضیافت کی گئی۔

بھدرواہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جماعت احمدیہ بھدرواہ نے ۲۳ ستمبر کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت مکرم مولوی مقبول احمد صاحب منعقد کیا۔ ۱۵/اکتوبر کو بھی ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جسمیں تلاوت ونظم کے بعد مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی، مکرم عبد الحفیظ صاحب منڈاشی کی تقریر ہوئی۔ اسی طرح اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے موقعہ پر جو پیغام حضور انور ایدہ اللہ کی جانب سے آیا تھا مکرم میر عبد القیوم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اسی ماہ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بھدرواہ کا بھی ایک اجلاس ہوا نیز خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس منعقدہ ۱۴/اکتوبر میں شرکت کی اور تربیت اولاد ورشتہ ناطہ کے تعلق سے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی (ملک محمد اقبال صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

ڈونگر کھیڑا دیودرگ سرکل کرناٹک میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

دیودرگ سرکل کے تحت ایک نو مبائع جماعت ڈونگر کھیڑا تعلقہ یادگیر میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ ۱۸/ستمبر کو زیر صدارت مکرم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر کی تلاوت کے بعد یادگیر سے آنے والے اطفال نے ترانہ پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی ضرورت واہمیت پر تقریر کی مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر نے اپنی تقریر میں دینی تعلیم کی اہمیت بتائی اسکے بعد خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور صدر اجلاس نے دعا کرائی۔ اس نشست سے پہلے مکرم خواجہ حسین صاحب صدر جماعت دیودرگ کی زیر صدارت بچوں کے پروگرام کروائے گئے اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ (ایم اے محمود احمد سرکل انچارج دیودرگ)

سالانہ زونل اجتماع مجلس انصار اللہ راجوری ادھم پور جموں

مجلس انصار اللہ زون راجوری ادھم پور جموں نے ۲۲ جولائی کو دھری ارلیوٹ میں اپنا ایک روزہ چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کئی روز سے مسلسل شدید برسات اور موسم کی خرابی رہی جس سے اجتماع کے سلسلے میں انتظامات کی دشواریوں کے پیش نظر کچھ تشویش تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا عین اجتماع کے روز موسم بالکل صاف ہو گیا۔ اور دو دنوں تک موسم بالکل خوشگوار رہا۔ باوجود موسم کی خرابی اور نامساعد حالات کے اگلے روز ہی نو مجالس سے تقریباً چار صد افراد نے اجتماع میں شرکت کی۔

جماعت احمدیہ دھری ارلیوٹ جہاں یہ اجتماع منعقد ہوا جموں پونچھ جانے والی قومی شاہراہ کے کنارے واقع ہے۔ اسکے ایک خوبصورت مقام پر عالیشان جامع مسجد ومشن ہاؤس ہے اسکے ساتھ ہی ایک مقام پر کئی سال سے کامیاب طور پر جماعت کا انگلش میڈیم سکول اس علاقہ میں چل رہا ہے جسمیں احمدی طلباء وطالبات کے علاوہ غیر احمدی بھی تعلیم سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری ورہنمائی نیز مکرم ناظم صاحب علاقائی، مکرم زونل امیر صاحب راجوری اور دیگر منتظمین نے پوری محنت اور لگن سے اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کی۔ محترم صدر صاحب بھارت اپنی اہم مصروفیات کے سبب اجتماع میں شرکت نہ کر سکے انہوں نے اجتماع میں شرکت کے لئے مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد قائد تربیت، مکرم دلاور خان صاحب قائد ایثار مجلس انصار اللہ کو بطور نمائندگان بھجوایا۔

اجتماع کے افتتاحی پروگرام کا آغاز مکرم زونل امیر صاحب راجوری کی زیر صدارت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہ خاکسار نے مجلس کا عہد دوہرایا مکرم امیر صاحب راجوری کے افتتاحی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ افتتاحی پروگرام کے ختم ہوتے ہی مکرم زین الدین صاحب حامد نمائندہ خصوصی کی زیر صدارت انصار اللہ کے علمی مقابلہ جات حسن قرات، نظم، تقاریر، ہوئے۔ اسکے بعد حاضرین اجتماع نے کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد جامع مسجد میں مکرم زین الدین صاحب حامد نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی آپنے خطبہ میں حضور پرنور کے ارشادات کی روشنی میں تعلیم وتربیت کے عنوان پر روشنی ڈالی۔

نماز جمعہ کے بعد دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم زین الدین صاحب حامد نے فرمائی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم دلاور خان صاحب نمائندہ خصوصی نے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان، مکرم صدر صاحب انصار اللہ بھارت کے اس اجتماع کے موقعہ پر ارسال کردہ خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ بعد مکرم مولانا عبد المومن راشد صاحب، مکرم ماسٹر منور احمد صاحب تنویر زونل امیر راجوری، مکرم مولانا مظفر احمد صاحب فضل، مکرم عبد المنان صاحب عاجز معلم سلسلہ، مکرم محمد صادق صاحب ساجد معلم سلسلہ نے خطاب کیا اس دوران عزیز اطہر احمد بلالی وساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔ پروگرام کے آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب ادا کیا آخر پر مکرم صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ (محمود احمد پرویز صدر اجتماع کمیٹی زونل اجتماع مجلس انصار اللہ راجوری ادھم پور جموں)

تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول یاری پورہ کشمیر میں دعائیہ تقریب

مورخہ ۲۲/اکتوبر کو صبح دس بجے تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول کے ڈی بلاک کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب عمل میں آئی جسمیں مقامی احباب جماعت اور عہدیداران کے علاوہ صدور صاحبان ملحقہ جماعت احمدیہ چک ایمریچھ، چک ڈیسنڈ، نونہ متی اور ان میں تعینات معلمین کرام نے شرکت کی۔ بعد میں مکرم صدر صاحب جماعت برازلو جاگیر پرنسپل ادارہ ہذا اور جملہ سٹاف ممبران بھی شامل ہوئے۔

مکرم امیر صاحب مقامی نے پہلی اینٹ رکھ کر تقریب کا آغاز فرمایا پھر یکے بعد دیگرے تشریف لانے والے صدور صاحبان، مقامی عہدیداران جماعت، معلمین کرام اور احباب جماعت نے بھی باری باری ایک ایک اینٹ نصب کی اس موقعہ پر مقامی جماعت کی درخواست پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی طرف سے مرحمت فرمودہ مقامات مقدسہ سے ایک اینٹ بھی دیوار میں نصب کی گئی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ اس عمارت کو ہر جہت سے خیر وبرکت کا موجب بنانے اور ادارہ ہذا روز افزوں ترقیات کی منزل طے کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی نیک نامی اور تبلیغ وہدایت کا موجب بنے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی ٹیوٹ یاری پورہ)

ممبئی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جماعت احمدیہ ممبئی نے ۴ ستمبر کو زیر صدارت مکرم پرویز احمد خان صاحب سیکرٹری مال ممبئی انجمن بلڈنگ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محبوب عالم صاحب نو احمدی نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم احمد صدیق صاحب کی نعت کے بعد مکرم انوار احمد خان صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب، اور مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ممبئی، مکرم زاہد الرحمان صاحب، نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم شیخ فرقان احمد صاحب معلم نے ایک نعت پیش کی، اور خاکسار نے آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں کے عنوان سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حاضرین نے کھانا تناول فرمایا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

بدر کی قلمی ومالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں

اور اب ہندو پرسنل لاء بورڈ کا قیام

☆ - بھارت کو ہندو ملک اعلان کرنے کیلئے ملک گیر مہم ☆ -شاہجہاں اور اورنگ زیب کے نام کی سڑکوں کو تبدیل کئے جانے کی مہم ☆ وزارت دفاع سے پاکستان نیوکلیائی اسلحہ کو تباہ کرنے کا مطالبہ ☆ - رام ولاس پاسوان کے ذریعہ بہار میں مسلمان وزیر اعلیٰ مقرر کرنے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بورڈ کے ایجنڈے میں شامل۔

مسلم پرسنل لاء کی طرز پر ہندوؤں نے اب آل انڈیا ہندو پرسنل لاء بورڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے ہندوؤں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے لکھنؤ ہائی کورٹ کے مشہور وکیل اشوک پانڈے کی قیادت میں وکلاء کے ایک گروپ نے نئے قانونی بورڈ کی تشکیل کی ہے۔

حال میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرز پر مسلمانوں کے مختلف مسلکوں اور فرقوں نے اپنے اپنے پرسنل لاء بورڈ کا قیام کیا جن میں آل انڈیا مسلم وومنز پرسنل لاء بورڈ اور آل انڈیا شیعہ پرسنل لاء بورڈ شامل ہیں۔ ہندو بورڈ کے ایجنڈے میں ملک گیر سطح پر ہندو عدالتوں کا قیام کرنا ہے جو کہ ہندو شادی طلاق اور دیگر معاملات پر فیصلہ کریں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ بورڈ ہندوستان کو ایک ہندو ملک کے اعلان کیلئے ملک بھر میں مہم شروع کرے گی۔

ہندو پرسنل لاء بورڈ کے ایجنڈے میں عریاں لباس کے خلاف مہم بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان بادشاہوں خصوصی اورنگ زیب اور شاہجہاں کے نام کی شاہراہوں کے نام تبدیل کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہندو مسائل کو شریعت کی طرز پر ہندو قوانین کے ذریعہ حل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایجنڈے میں یہ منصوبہ بھی ہے کہ وزارت دفاع سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ پاکستان نیوکلیائی اسلحہ کو تباہ کردے اور اگر وہ ناکام ہوتے ہیں تو ہندوستان کو اپنی قابلیت تین گنا بڑھا لینا چاہئے۔ لوک جن شکتی پارٹی کے صدر اور مرکزی وزیر رام ولاس پاسوان کے ذریعہ بہار میں مسلمان وزیر اعلیٰ مقرر کرنے کے عام مطالبہ کو قومی دشمنی قرار دیتے ہوئے ہندو پرسنل لاء بورڈ نے ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے۔

پاکستان اپنے دفاعی اخراجات میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ دفاعی بجٹ اور زلزلے سے متاثر علاقوں کی تعمیر نو دو الگ الگ چیزیں ہیں - پرویز مشرف -

پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ وہ زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے لئے دفاعی بجٹ میں کمی نہیں کر سکتے۔ راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالات کے جواب میں صدر نے کہا کہ دفاعی بجٹ اور زلزلے سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ان کو ایک ہی تناظر میں دیکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ جنرل پرویز مشرف نے پوری قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک بھر میں زلزلے سے متاثرہ افراد کے لئے چندہ اور زکوٰۃ اکٹھی کریں۔ صدر نے لائن آف کنٹرول پر ہندوستان کے ساتھ ہونے والے اس معاہدے پر خوشی کا اظہار کیا جس میں کشمیریوں کو ملانے کے لئے پانچ مقامات پر لائن آف کنٹرول کھولنے کا اعلان کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس سے امن عمل میں پیش رفت کا موقع ملے گا انہوں نے کہا کہ لائن آف کنٹرول کو غیر فوجی علاقہ بنانے پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ مشرف نے کہا کہ پاکستان نے معطیان کی ایک بین الاقوامی میٹنگ طلب کی ہے جس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان بھی حصہ لیں گے اس کا مقصد اکتوبر کے زلزلہ کے بعد تعمیر نو کے کاموں کیلئے رقوم حاصل کرنا ہے مشرف نے کہا کہ اس میٹنگ میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور ایشیائی بنک جیسے مالیاتی اداروں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ❀

بنگلہ دیش نے مشکوک غیر ملکیوں کو نکالنے کی مہم شروع کردی۔ سارک چوٹی کانفرنس کے لئے سیکورٹی انتظامات حد درجہ سخت کئے جارہے ہیں۔

بنگلہ دیش نے ان غیر ملکیوں کو نکالنے کی مہم شروع کی ہے جو غیر قانونی طور پر وہاں رہ رہے ہیں۔ پولس کا کہنا ہے کہ ڈھاکہ میں سارک ملکوں کی چوٹی کانفرنس کے پیش نظر سیکورٹی مضبوط کرنے کے خیال سے یہ قدم اٹھایا جارہا ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ ہم نے 24 مشکوک قسم کے غیر ملکی سے کہہ دیا ہے کہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں ان میں پاکستان لیبیا اور ہندوستان کے رہنے والے ہیں جبکہ بیسیوں دوسرے افراد کے کاغذات دیکھے جارہے ہیں۔ ڈھاکہ میں سیکورٹی کی صورت حال دیکھتے ہوئے ہندوستان نے شرکت کرنے سے انکار کردیا گزشتہ چند ماہ کے دوران بنگلہ دیش میں انتہا پسندوں کی طرف سے بم پھینکنے کے باوجود ڈھاکہ سرکار کا کہنا ہے کہ وہ چوٹی کانفرنس کے لئے پوری طرح تیار ہے اور ملک میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ ❀

حرم شریف اور مدینہ منورہ میں تیس لاکھ افراد کی حاضری

رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کے موقع پر حرم شریف اور مدینہ منورہ میں ۳۰ لاکھ سے زائد افراد نے حاضری دی۔ عید الفطر کی تعطیلات کے باعث سعودی عرب کے مختلف شہروں کے لوگوں نے بھی ان اجتماعات میں شرکت کی۔ مکہ مکرمہ میں تا حد نگاہ عبادت گزاروں کے سر ہی سر نظر آرہے تھے سعودی حکومت نے اس موقع پر معتمرین کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچنے والوں کا صبح سے ہی تانتا بندھا رہا ان اجتماعات میں لاکھوں فرزندان اسلام دنیا بھر کے مصیبت زدہ افراد کے لئے خصوصی دعائیں کیں۔ ❀

عراق اور افغان جنگوں میں 3 ارب پاؤنڈ کا نقصان

جنگ عراق میں برطانوی ٹی وی کے مطابق برطانوی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ جنگ عراق کے دوران اور بعد میں اس سال مارچ تک برطانیہ کو تین ارب پاؤنڈ کا نقصان ہوا ہے موجودہ مالی سال کے دوران صرف فوجی آپریشن پر 910 ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے جبکہ 2002 اور 2003 میں آٹھ سو سینتالیس ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے تھے اور 2004 میں تین ارب پاؤنڈ خرچ ہوئے مجموعی طور پر افغانستان اور عراق کی جنگ می شمولیت کی وجہ سے برطانیہ کو اب تک 3.88 کروڑ پاؤنڈ کا خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے۔

✿✿✿✿✿

معاصرین کی آراء

زلزلے کی تباہی بھی پاکستان کو ''امت واحدہ'' نہ بنا سکی

مدیر ہفت روزہ ''لاہور'' کا فکر انگیز اداریہ

یہ بات بجائے خود نہایت ہی تشویش انگیز ہے کہ جوں جوں زلزلے کے اثرات کی تفصیلات مل رہی ہیں ''قومی وحدت'' کیقدر و منزلت بڑھتی چلی جارہی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس ''وحدت'' کے قیام میں روکاوٹیں، اڑچنیں، اور مشکلات زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کہیں ''محافظ ملت'' کے معتدایڑیوں کے بل پھر رہے ہیں کہیں خوش گمانیوں کی قلعی کھل رہی ہے تو کہیں ''احسان فراموشی'' کا چکر چل نکلا ہے کہیں حرص کے گرداب میں بھٹکتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں کہیں بے حسی کے مظاہرے۔ ہمارے آج کے جغرافیائی حالات، اقتصادی افراتفری، معاشرتی اور ملی اتحاد کیلئے ''وحدت'' کی توجیہہ و تفصیل کے ساتھ ''انسانیت'' کی اہمیت اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ابھی کچھ کہا نہیں جاسکتا کتنے افراد اس زلزلے میں لقمہ اجل بن گئے ہیں انسانی ذہن موت کی اس ارزانی اور بے پایاں تباہی کے تصور سے عاجز ہے کیونکہ تاریخ میں اس المیہ کی مثال نہیں ملتی اور اس کی سنگینی ہندسوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ بیسیوں دیہات صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ بستیاں میلوں تک سنسان پڑی ہیں۔ یہاں لاشوں سے ماضی میں زندگی کے آثار ملتے ہیں لاشیں ان گنت لاشیں۔ انسانوں کی لاشیں اور جانوروں کی لاشیں انہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کبھی یہ جگہ پہلے آباد رہی ہوگی۔ لاشیں ابھی تک بے گور و کفن جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں اور منتظر ہیں کہ کوئی انہیں سپرد خاک کرے جو اس المیہ میں زندہ بچ رہے ہیں ان کا بھی حال کسی بالغ نظر سے اب پوشیدہ نہیں انہیں خوراک، لباس پانی کی ضرورت ہے محفوظ رہائش درکار ہے جبکہ انہیں بیماریوں ذہنی دباؤ اور بدلتے ہوئے موسمی تبدیلی کا سامنا ہے۔

آفات سماوی کے خلاف انسان کی جدو جہد کی تاریخ بہت قدیم ہے اور ہر چند کہ دنیا میں جگہ جگہ سیلاب طوفان زلزلے اب بھی آتے ہیں اور اپنے ساتھ تباہی بھی لاتے ہیں۔ المختصر آج کا دور کے انسان اپنے ماضی کی نسبت زیادہ بہتر ہے علوم کی فراوانی نے اسے بہت کچھ سکھا دیا ہے اس کی مسلسل جدو جہد سے افلاک کے اسرار کھل چکے ہیں اب تو مہ و ستارہ بھی انسان کی گزرگاہ بن گئے ہیں۔ حالیہ المیہ میں ہماری بے بسی ان بے نیازیوں کا نتیجہ ہے جنہیں آج تک ذمہ دار منصب دار اہمیت نہیں دیتے رہے اب اس لاپروائی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے اس المیے کو بھی بعض تنگ نظر اور مفاد پرست ٹولے نے اپنے لئے کمائی کا ''سیزن'' سمجھ لیا ہے اس لئے ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ: امدادی سامان لنڈے بازار میں فروخت کیا جارہا ہے۔ حساس ادارہ کا ملازم امدادی سامان اپنے رشتہ داروں کے لئے لے گیا۔ راستوں میں قزاقوں نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ متاثرین کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر تاجرانہ حربہ آزمارہے ہیں۔ در یتیم بچوں کو اغوا کرنے کی حکمت عملی اپنائی جارہی ہے۔ کچھ نمود و نمائش سامان لے جانے اور امدادی کارکنوں کی آڑ میں سنسان آبادیوں میں جاکر عورتوں کی لاشوں سے زیورات اتارنے کے لئے ان کے اعضاء تک کاٹ لاتے ہیں۔ کچھ ملبہ کے ڈھیروں میں سے قیمتی اشیاء چوری کرنے میں مصروف ہیں۔ جعلی تنظیمیں فنڈ ز اکٹھے کررہی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا کاموں میں مصروف لوگوں کے اندر ''انسانیت'' نام کی کوئی حس نہیں رہی انہیں مرنا بھول گیا ہے یا وہ اپنے لئے کسی (اور بڑی) آفت کو دعوت دینے میں مصروف ہیں۔

دراصل آج تک ''امت واحدہ'' کی اہمیت کو نہ سمجھا گیا اور نہ ہی اجاگر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کیونکہ آج تک علاقائی، معاشرتی، رنگ و نسل، مذہب اور فرقہ کے نام پر تقسیم کار کے اصول پر عمل کیا گیا۔ منفی سوچوں میں ملوث ذہن یہ نہیں سوچتے کہ جن پر آفت آئی ہے وہ پاکستانی مسلمان بھائی ہیں اور انسانیت کے لحاظ سے ہماری مدد کے منتظر ہیں۔ اچھے اسلامی معاشرے میں تو یہ روایت دوبارہ زندہ ہو جانی چاہئے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر اور انصار کو بھائی بھائی کے رشتہ میں منسلک کردیا تھا۔ اگر آج ہم نے ثابت قدم ہو کر نظم و ضبط اور جذبہ ایثار سے کام نہ لیا تو ہم بھٹکنے والوں میں شمار ہوں گے قوموں پر امتحانات تو آتے ہیں خالق کو اپنی مخلوق پیاری ہے وہ اس کیلئے بہت سے سامان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور بددیانت اور حریص ذہنوں کو سزا دینے کی قوت بھی۔ ڈریئے اس وقت سے کہ خالق کی غیرت جاگ اٹھے۔ خالق کی بے آواز لاٹھی چل پڑے۔ ✿

(ہفت روزہ لاہور ۲۹ اکتوبر ۲۰۰۵)

الٰہی ہمیں سیدھا رستہ دکھا

ترے نام سے ابتدائے امور	ترے ذکر سے شرِ شیطان دُور
عبادت تیری اور تجھی سے مدد	جھکیں اے خدا بس تیرے ہی حضور
دلوں میں ہمارے ہو ایماں کا نور	لِاَنَّکَ نُوْرٌ وَ ربٌّ غَفور
تو سارے جہانوں کا پروردگار	جہانوں پہ تیرے کرم بے شمار
الٰہی ہمیں سیدھا رستہ دکھا	تیری رحمتوں کے ہیں امیدوار
تو ہی کار ساز و تو ہی کردگار	وَاَنَّکَ ذِی الْعِزَّۃِ ذِی الْوَقَار
تو رحمٰن ہے مالک دو سرا	تو بن مانگے کرتا ہے کیا کچھ عطا
تیرے در سے پاتے ہیں انعام جو	انہی راستوں پر ہمیں بھی چلا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا	وَاَنَا عِبَادُکَ فَاغْفِرْ لَنَا
تیرے در پہ آئے ہیں رب رحیم	ہمیں بخش دے تو اے مولا کریم
تو مغضوب ہونے سے ہم کو بچا	عطا کر ہمیں ایسی عقل سلیم
تیری حکمتیں بے مثال و عظیم	بِاَنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْم
تو سارے جہانوں کا فرمانروا	تیرے ہاتھ میں ہے جزا اور سزا
ہدایت کی راہوں کا مالک ہے تُو	نہ سایہ پڑے ہم پہ دجال کا
تُو سن لے ہماری دعا اے خدا	بِاَنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الدُّعَا

ظہور احمد واہ کینٹ

بقیہ صفحہ (11)

سعودی عرب اور پاکستان کے دوسرے اسلامی ملکوں نے کوئی اہمیت نہ دی وجہ یہی تھی کہ اس میں خالصتاً سیاسی چال تھی لیکن قدرت نے بھٹو کی اس مہم کو ناکام کردیا اس لئے کہ ذاتی مفاد کی پالیسی تھی ادھر سعودی عرب کا بادشاہ فیصل چند ہی دنوں بعد بھتیجے کی گولی کا نشانہ بنا اور اس دنیا سے رحلت کر گیا۔ پھر ذوالفقار علی بھٹو کا نتیجہ بھی کچھ اسی طرح کا رہا کہ پھانسی کے پھندے میں لٹک کر اس دنیا سے ہمیشہ کیلئے چلے گئے اور عیدی امین تو اپنی حکومت کی گدی سے پہلے اتار ہی دیئے گئے تھے اب وہ بھی موت کی ہمیشہ کی نیند جا سوئے۔ یہ لوگ خدا کی گرفت میں اسی لئے آئے کہ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے مرضیات و اصول کے خلاف اقدامات کرنے لگے تھے سیاسی سطح پر دیکھا جائے تو اسلامی حکومتوں میں امن نام کی کوئی چیز نہیں مثال کے طور پر عراق۔ کویت ایران۔ افغانستان پاکستان اور صومالیہ وغیرہ غرض جس طرف نگاہیں دوڑائیے خانہ جنگی اور سخت بدامنی کا وہ دور دورہ ہے کہ الامان والحفیظ! دوسری طرف مذہب اور عقائد کے نام پر جو تعصبات کے گل کھلائے جارہے ہیں اس کا کوئی حد ہے نہ حساب یعنی ہندوستان اور پاکستان میں خصوصاً شیعہ اور سنی دیوبندی اور بریلوی فرقوں کے نام سے جو جھگڑے جگہ جگہ اکثر اوقات دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اس سلسلہ میں سب سے افسوس ناک پہلو یہی ہے کہ یہ باہمی نزاع مذہب کے آڑ میں خدا اور اس کے رسول کا نام لے کر برپا کئے جاتے ہیں جس کے محرک اور بنیادی کرتا دھرتا چند بدنام زمانہ علماء ہی رہتے ہیں یہ بے حد عبرت کا مقام ہے کہ قوم وملت کے راہنما بننے کے بجائے عوام الناس میں صلح امن اور آشتی لانے کے برعکس اشتعال انگیز تقریروں سے عوام کو فساد پر گویا اکساتے اور بھڑکانے میں لگے رہتے ہیں۔ یقیناً اپنا الوسیدھا کرنے کا اس سے اچھا موقع بھلا انہیں اور کہاں نصیب ہوگا اسی لئے چندہ اور نذرانہ وصول کر کر کے اپنی جیبیں ہمیشہ گرم رکھتے ہیں مناظرہ بازی دیوبندی بریلی جھگڑے سنی شیعہ کے امام باڑا توڑتے ہیں تو کہیں شیعہ حضرات سنیوں کی مسجدوں کو شہید کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھنے کی حالت تک میں مسجدوں میں بم پھینکے اور گولیاں برسائی جاتی ہیں کہیں مسجدوں میں تالا پڑتا ہے وہاں عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے تو کہیں قبرستان میں مسلمانوں کی لاشوں کو دفن کرنے سے روکا جاتا ہے غرض یہ کہ اس المناک مرحلہ پر جتنا بھی رویا جائے کم ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

دنیا کا کوئی بھی مذہب آپسی بیر تعصب اور دشمنی کی جنگ اور فساد کی تعلیم نہیں دیتا چہ جائیکہ مذہب اسلام جو دنیا میں آیا ہی اسی لئے کہ ہر قدم، ہر لحہ پر باہمی اخوت امن و محبت شفقت و اتحاد کا انمول نمونہ اور بے مثال سبق دیتا ہے آج ہم اسلام کے اسی انوکھے سبق اس اخلاق ومحبت ہی کو بھول گئے جس کو دیکھ کر پوری دنیا میں اسلام پھیلا تھا اس لئے پورے عالم میں مسلمان قوم ہی ذلیل وخوار ہو رہی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاق سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ مسلمانوں کے اتفاق واتحاد کا واحد حل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں جو اس زمانہ میں امام مہدی کے بابرکت وجود میں ظاہر فرمایا ہے۔

۞۞

طلباء کے لئے مفید معلومات

ریلوے میں ملازمت کے لئے فوری درخواست ارسال کریں

ہندوستان میں پہلی ریل سروس کا آغاز ممبئی اور تھانے کے درمیان ہوا تھا۔ ڈیڑھ سو سال سے زائد ہو چکے ہیں اس کے بعد سے آج تک ریلوے کا نیٹ ورک بڑھتا ہی چلا گیا پورے ملک میں اب ریلوے کا جال پھیلا ہوا ہے انڈین ریلوے میں ملازمین کی کل تعداد تقریباً ۱۷ لاکھ ہے اس کے علاوہ دو لاکھ ملازمین جز وقتی طور پر بھی ریلوے سے وابستہ رہتے ہیں بہترین تنخواہ، میڈیکل و دیگر سہولیات رہائش کا انتظام، مختلف شہروں اور دیہاتوں میں تبادلے اور نت نئی جگہوں پر ملازمت کا موقع اس کی خصوصیات ہیں

ریلوے میں ملازمین کی بھرتی ''ریلوے ریکروٹمنٹ بورڈ'' کے ذریعہ ہوتی ہے پورے ملک میں کل 19 ریکروٹمنٹ بورڈس ہیں جن کی معرفت حسب ضرورت گاہے بگاہے مختلف زمروں میں بھرتی ہوتی رہتی ہے۔

ریلوے ملازمین کو چار گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے گروپ اے، بی، سی اور ڈی۔ گروپ اے میں اعلیٰ افسران اور انجینئرس کی بھرتی ہوتی ہے جبکہ بی میں مڈل لیول افسران اور اسٹیشن ماسٹر، جونیئر انجینئر وغیرہ، سی میں عموماً محکمہ کے سٹاف کو ہی ترقی دیکر بھرتی کیا جاتا ہے۔ تمام بھرتیاں تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے عمل میں آتی ہیں۔ بطور ٹرافک پورٹر، گیٹ مینگ، گینگ مین خلاصی، صفائی والا، اسپتال اٹینڈینٹ (خواتین و مرد) ٹریک میں کام کرنے والے ملازمین کا شمار ''ڈی گروپ'' میں ہوتا ہے۔ فی الوقت ریلوے ریکروٹمنٹ سیل، ناردرن ریلوے نئی دہلی کو گروپ ڈی میں 8 ہزار سے زائد ملازمین کی بھرتی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم پہنچنے کی آخری تاریخ 29 نومبر 2005ء ہے اس بھرتی کے لئے صرف تحریری امتحان ہوگا کوئی انٹرویو نہیں ہوگا جوابی پرچہ پر امیدوار اپنا کوڈ نمبر تحریر کرتے ہیں اور پرچوں کی جانچ بھی کمپیوٹرائزڈ ہوتی ہے۔

اسامیوں کی تعداد

1- ٹرافک حمال/ٹوکن حمال 1985 اسامیاں
2- گیٹ مین (ٹرافک) 825 اسامیاں
3- گینگ مین (ٹریک مین) 3270 اسامیاں
4- خلاصی الیکٹریکل/میکانیکل اسسٹنٹ 2411 اسامیاں
5- صفائی والا 238 اسامیاں
6- اسپتال اٹینڈنٹ 137 اسامیاں
7- خلاصی (اسٹورس) 120 اسامیاں
8- خواتین اسپتال اٹینڈنٹ 10 اسامیاں
9- ورک شاپ خلاصی 470 اسامیاں

عمر کی حد

تمام اسامیوں کے لئے امیدواروں کی عمر یکم جنوری 2006ء کو 18 تا 33 سال کے درمیان ہونی چاہئے او بی سی امیدواروں کو تین سال جبکہ ایس سی/ایس ٹی امیدواروں کو 5 سال کی رعایت ہے۔

ضروری تعلیمی لیاقت

کسی بھی میڈیم سے 8ویں کلاس کامیاب

امتحانی فیس

جنرل اور او بی سی امیدواروں کو صرف 40 روپے امتحانی فیس بھرنی ہے جسے کراس ڈیمانڈ ڈرافٹ/پے آرڈر یا انڈین پوسٹل آرڈر کے ذریعے بنام اے پی او ریکروٹمنٹ، ریلوے ریکروٹمنٹ سیل، ناردرن ریلوے، نئی دہلی ادا کرنا ہے۔ ایس سی/ایس ٹی اور ایکس سروس مین امیدواروں کو کوئی فیس نہیں ہے۔

بھرتی کا طریقہ کار

بھرتی ایک مرحلہ کے تحریری امتحان کے ذریعے ہوگی۔ تحریری امتحان میں کامیاب امیدواروں کا فزیکل ایفیشینسی ٹیسٹ ہوگا (کوئی انٹرویو نہیں)

تحریری امتحان کا نصاب

تحریری امتحان کا نصاب آٹھویں جماعت کے نصاب تک ہی ہوگا۔ یہ امتحان اردو میں بھی ہوگا۔

سٹیٹ کوڈ

ملک کی تمام ریاستوں کے امیدواروں کو علاحدہ علاحدہ اسٹیٹ کوڈ دیئے ہوئے ہیں۔ ریاست مہاراشٹر کے امیدواروں کا کوڈ '21' ہے۔

درخواست فارم

درخواست فارم مع بروشر کسی بھی ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹینڈ کے بک اسٹال سے 8 تا 10 روپے میں حاصل کر سکتے ہیں درخواست فارمیٹ دو صفحات پر مشتمل ہے پہلا صفحہ درخواست بنام ''اسسٹنٹ پرسنل آفیسر نئی دہلی'' ہے جبکہ دوسرا صفحہ ''پرسنل ڈاٹا شیٹ'' کا ہے اس میں امیدوار کو اپنی ساری تفصیلات درج کرنی ہے اور تازہ فوٹو گراف چسپاں کرنا ہے اپنی کاسٹ اور مذہب کا صحیح اندراج کریں۔ درخواست فارم صاف ستھرا اپنی رائٹنگ میں پر کریں

سوالیہ پرچہ

سوالیہ پرچہ انگریزی، ہندی، گورمکھی اور اردو زبان میں ہوگا۔ آپ کو اپنے درخواست فارم کے کالم میں اس زبان کا کوڈ درج کرنا ہے جس زبان میں سوالیہ پرچہ آپ کو حل کرنا مطلوب ہے۔ اردو کے لئے میڈیم کوڈ 'م' ہے

درخواست کہاں دیں

آپ کی درخواست ۲۹ نومبر سے قبل درج ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئے۔

اسسٹنٹ پرسنل آفیسر، ریلوے ریکروٹمنٹ سیل، ناردرن ریلوے، لاجپت نگر-1 نئی دہلی 24 ۞

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

بقیہ صفحہ (1)

سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لادیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں“۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۱ء) عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کیلئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کردے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۳۴۲-۳۴۰)

بقیہ صفحہ (1)

اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں کسی بھی طرح حصہ لیا ہے۔

جماعت احمدیہ ہارٹلے پول برطانیہ کی نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح خطبہ جمعہ کے ذریعہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر میں بہت سا حصہ وقار عمل کے ذریعہ بھی تعمیر ہوا ہے دیکھنے والوں کو بظاہر یہ کام مشکل نظر آتا تھا لیکن جماعت کے مخلصین کی دن رات کی کوششوں نے اس کام کو آسان بنا دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی قربانیوں کے نمونے ہیں جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ ہمیں کہیں نظر نہیں آتے۔

فرمایا اب ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے ہماری مساجد اس لئے نہیں بنائی جاتیں کہ ہم خوبصورت عمارت بنا دیں یہ مساجد تو نشان ہیں اس بات کا کہ اللہ والوں کی جماعت جن کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں خدا کی عبادت کرنے کے لئے اللہ کے نام پر اللہ کے گھر تعمیر کرتے ہیں پس آیت قرآنی وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ والاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونَ کی عملی تفسیر بنتے ہوئے اس مسجد کو خدائے واحد کی عبادت سے سجاؤ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث مبارکہ سے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کے متعلق نصائح فرمائیں اور فرمایا ایک احمدی جس نے مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر دوسروں سے ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا ہے وہ ممتاز مقام تبھی قائم رہ سکتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق کو ادا کرے اللہ کرے کہ آپ اپنے دلوں کو تقویٰ سے سجا کر مساجد کو آباد رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں پیش کی جانے والی آیات کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”اے بنی آدم یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس تو وہ سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔“ (آیت نمبر:27)

”اے ابنائے آدم ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کی خشیت دل میں پیدا کرنے کے لئے لباس التقویٰ نہایت ضروری ہے اسی طرح خوراک کا بھی طبیعت اور خیالات پر اثر پڑتا ہے اس لئے ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق کو بجالا سکیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور نے تحریک جدید کے سال نو کا بھی اعلان فرمایا۔ فرمایا گزشتہ خطبہ جمعہ عید کے دن آنے کی وجہ سے یہ اعلان نہیں ہو سکا لہذا آج میں اس خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال میں نے تحریک کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر منظم رنگ میں عمل ہونا چاہئے جس میں حضور رحمہ اللہ نے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے پانچ ہزار مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ فرمایا ان دنوں چونکہ خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نشر ہونے کا انتظام نہیں تھا لہذا اس تحریک پر اتنا وسیع رنگ میں عمل نہیں ہو سکا تھا لیکن گزشتہ سال کی تحریک کے بعد احباب جماعت نے اب تک ساڑھے تین ہزار کھاتوں کو زندہ کیا ہے۔

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے حضور انور نے دنیا کے پہلے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے نمبر پر پاکستان، امریکہ دوسرے نمبر پر، برطانیہ تیسرے، جرمنی چوتھے، کینیڈا پانچویں، انڈونیشیا چھٹے، بھارت ساتویں، بیلجیم آٹھویں، آسٹریلیا نویں ماریشش دسویں اور سوئزر لینڈ گیارہویں نمبر پر ہیں۔ فرمایا افریقن ممالک میں نائیجیریا چندے کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے اللہ تعالیٰ سب کی قربانیاں قبول فرمائے۔

تحریک جدید کے دنیا بھر کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا امسال چونتیس لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ کی وصولی ہوئی ہے جو گزشتہ سال کی نسبت تین لاکھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ فرمایا اس سال 24 ہزار سے زائد افراد نئے شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانیاں قبول فرمائے

۞۞۞

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on HIre basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Lucky Stones are Available hear
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

Vol - 54 | Tuesday | 15th Nov 2005 | Issue No. 46

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی اور مبلغین سلسلہ (جرمنی) کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم تفصیلی ہدایات۔ ایک تفریحی پروگرام۔
ڈنمارک میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، TV اور اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو۔ نیشنل ٹی وی پر حضور انور کا انٹرویو،
کوپن ہیگن کے شاہی چرچ کے آرچ بشپ سے ملاقات، Viking میوزیم کا وزٹ، استقبالیہ تقریب میں شمولیت اور خطاب۔

جماعت احمدیہ کا پیغام یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس سے محبت کرنا سیکھو۔ اس کے بغیر وحدت کا قیام ناممکن ہے۔ دنیا کے 180 ممالک میں بسنے والے جماعت احمدیہ کے ممبران ملکی قوانین کے پابند اور اپنے ملک کے وفادار پُرامن شہری کے طور پر ایک نمونہ ہیں۔

ویلبی پارک کی سیر۔ دورۂ ڈنمارک کی ٹی وی اور پریس میڈیا میں کوریج۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہمبرگ شہر اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے 33 خاندانوں کے 160 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ سوا بارہ بجے شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے جنرل سیکرٹری سے جماعتوں سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ ریجنل امراء اپنے اپنے ریجن کی جماعتوں سے رپورٹ اکٹھی کر کے بھجواتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا **ریجنل امراء کا کام رپورٹس اکٹھی کرنا نہیں ہے۔** ان کا کام جماعتوں کو Active کرنا ہے۔ ریجنل امراء بحیثیت نمائندہ نیشنل امیر نگران ہیں نہ کہ امیر اور جماعتوں کے درمیان رابطہ ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ **نیشنل مجلس عاملہ ہر دوسرے مہینے اپنے اجلاس میں نمازوں کی صورتحال کا جائزہ لے۔** خاص طور پر ایجنڈا میں نمازوں کے جائزہ کو رکھیں۔ لوکل لیول پر بھی تمام جماعتوں میں مجالس عاملہ نمازوں کے بارہ میں غور کیا کریں۔ اگر نتائج صحیح نہیں آرہے تو معلوم کریں کیا وجوہات ہیں۔ کس طبقہ میں نمازیں نہ پڑھنے کا رجحان ہے۔ بعض دفعہ یہ وجہ بن جاتی ہے کہ فلاں امام الصلوٰۃ ہے اس لئے وہاں نماز نہیں پڑھنی۔ اگر ایسی صورتحال ہے تو مربیان کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے اور اصلاح کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ غور ہونا چاہئے کہ کس کس سنٹر میں نماز میں کمی ہے یا جو پہلے مسجد آرہا تھا اب نہیں آرہا۔ اس کی اولاد نہیں آرہی۔ کیا وجہ ہے۔ پھر اصلاحی کارروائی ہو۔ پھر یہ جائزہ لیں کہ اصلاح کا جو طریق کار سوچا تھا اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو پھر مزید سوچیں کہ کس طرح اصلاح کی جاسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی میٹنگ میں جو ہدایات سیکرٹریان کو دی تھیں باری باری تمام سیکرٹریان سے ان ہدایات پر عمل درآمد کی رپورٹ حاصل کی۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی جماعتوں نے آپ کو سُست لوگوں کی فہرست مہیا کی ہے اور آپ نے وہ فہرست آگے مربیان کو دی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب ایسے افراد کی لسٹ ہی نہیں تو پھر کس طرح کام ہوگا، کس طرح اصلاحی کاروائی ہوگی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس بارہ میں **اصلاحی کمیٹی** نے کیا کام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے لسٹیں بنائیں اور پھر پرسنل رابطے کریں۔ رابطوں کے بعد ان کو سمجھایا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدہ رزلٹ آنا چاہئے کہ کتنوں کے بارہ میں شکایت تھی۔ کتنوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ ان کا تعاون حاصل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا باوجود کوشش کے جن کا تعاون حاصل نہیں ہوسکا تو ان کی لسٹ مجھے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ جن معاملات، مسائل کا تعلق فتویٰ سے ہے اس بارہ میں اپنے خیال کا اظہار ہرگز نہ کریں کہ میرے خیال میں ایسا ہے۔ بلکہ مسئلہ دریافت کرنے والے کو یہ بتایا جائے کہ مرکز سے، مفتی سلسلہ سے پوچھ کر بتائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں ابہام ہو کہ یہ بھی ہوسکتا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے تو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار نہ کریں بلکہ مفتی سلسلہ سے پوچھ لیا کریں۔ حضور انور نے ایک معاملہ مفتی سلسلہ کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

نماز کی کتاب اور دوسرے **لٹریچر کا جائزہ** لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جماعتی لٹریچر میں امام غزالیؒ یا بعض دوسرے اماموں کی تشریحات ہیں، جب حکم وعدل آگیا تو اس کی بات مانی جائے گی۔ پہلی سب باتیں ختم ہوجائیں گی۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ مرکز نے نماز کی جو کتاب تیار کی ہے اب اس کے مطابق یہاں جرمن زبان میں نماز کی کتاب تیار کی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کتب آپ دوبارہ شائع کرنا چاہتے ہیں ان میں پہلے غلطیوں کی اصلاح کریں پھر شائع کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لٹریچر اتنا بتائے جو ضروری ہے۔ باقی جو اضافی دعائیں کرنا چاہے کرے، لٹریچر میں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

سکولوں میں بچیوں کی سوئمنگ کے بارہ میں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ بچیوں کو تعلیم دیں کہ تم نے خود بیان دینا ہے کہ ہم اس طرح سوئمنگ کے لئے نہیں جاسکتیں۔ اسلام نے دس سال کی عمر میں نمازوں کی تاکید کی ہے۔ فرمایا اس عمر میں بچوں کو سمجھ آجاتی ہے۔ جب بچیاں اس عمر کو پہنچتی ہیں تو ان کو اپنی عصمت اور تقدس کا پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا شعبہ فعّال ہونا چاہئے۔ لجنہ کو فعّال ہونا چاہئے۔ بچیوں کی اس طرح تربیت ہو کہ ان کو خود سمجھ آجائے کہ کیا کرنا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں جو نومبائعین تھے ان میں سے کتنوں کو اس وقت نظام میں شامل کر چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹیم بنائیں، رابطے کریں اور جہاں نومبائعین نے ہجرت کی ہے وہاں رابطے کریں۔ مستقل رابطے رکھیں اور کوئی بھی نومبائع ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کا کام مبلغین کا ہے تو تربیت کا کام جماعت کے عہدیداران کا بھی ہے، سب سے پہلے اپنی تربیت کا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کمیٹیاں بنانے کے بعد معاملات اور ظلم بجائے کم ہونے کے پہلے سے بڑھ گئے ہیں۔ اس بارہ میں اصلاحی کمیٹیاں، مبلغین اور مجلس عاملہ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا طلاقیں ہورہی ہیں۔ ماں باپ کی طرف سے ظلم بڑھتا جارہا ہے۔ برداشت کا مادہ کم ہورہا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ یا تو حالات بہتر ہورہے ہیں یا مزید خراب ہورہے ہیں، دونوں صورتوں میں ایسا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں سوچیں اور وجوہات معلوم کریں۔

ایک سوال پر کہ گھریلو جھگڑوں میں کس حد تک ہم گھر میں دخل اندازی کرسکتے ہیں؟۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا جب آپ کے نوٹس میں بات آجاتی ہے تو آپ بار بار رابطہ کر کے، ذاتی تعلق پیدا کر کے اس کو سمجھا تو سکتے ہیں۔ نہ بھی سمجھائیں لیکن ذاتی تعلق تو پیدا کر سکتے ہیں۔ فرمایا ذاتی تعلق پیدا ہوگا تو پھر اصلاح بھی ہوجائے گی۔ فرمایا آپ کا اعتماد قائم ہونے کی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **عاملہ کے ممبران اور مبلغین** سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں پر دوسروں کا وہ اعتماد نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ شکایتوں سے لگتا ہے کہ گویا آپ پارٹی ہیں۔ فرمایا: اپنا اعتماد بحال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک شکایت یہ آرہی ہے کہ عورتوں سے جھگڑوں کے بارہ میں صلح کروانے کے لئے بعض ایسے ذاتی سوال پوچھے جاتے ہیں، جن کی پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ صلح کے لئے ایسے سوالات کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کا اصلاحی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فریقین کی علیحدہ علیحدہ بات سنیں اور پھر ان کو سمجھائیں کہ صلح کرو۔ آپ لوگوں کو ذاتی باتوں کے بارہ میں سوال کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ امور عامہ میں بھی یہ باتیں آتی ہیں۔ عورت سے بات کرنے کا حجاب ہونا چاہئے۔ خواہ عورت کیسی ہی ہو اس کی اپنی عزت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بعض اوقات لجنہ ممبر بھی ایسے سوالات کر جاتی ہیں۔ فرمایا: ذاتیات میں نہیں جانا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا بے شک اس بارہ میں عہدیداران کو ٹریننگ دیں لیکن تقویٰ ہونا چاہئے۔ نظر آرہا ہوتا ہے کہ جو سوالات کئے جارہے ہیں وہ صرف Pleasure کے لئے پوچھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ریجنل امیر کا کام یہ ہے کہ اگر امیر کوئی بات ان کو کہیں تو وہ عمل کریں اور اگر کوئی بات دیکھیں تو مطلع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **سیکرٹری مال** کو ہدایت فرمائی کہ بجٹ میں جو کمی رہ گئی ہے وہ دور کریں۔ فرمایا چندہ عام لازمی چندہ ہے اس کی سو فیصد وصولی کریں اور چندہ عام پوری شرح سے وصول کریں اور پھر جو زائد رقم ہو وہ

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں